عصرِ حاضر

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینہ میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مکتبہ لدھیانوی

پیش لفظ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الّذین اصطفیٰ

دورِ حاضر کو سائنسی اور مادی اعتبار سے لاکھ ترقی یافتہ کہہ لیجئے لیکن اخلاقی اقدار، روحانی بصیرت اور ایمانی جوہر کی پامالی کے لحاظ سے یہ انسانیت کا بدترین دورِ انحطاط ہے۔ مکروفن، دغا و فریب، شر و فساد، لہو و لعب، کفر و نفاق اور بے مروّتی و دنائت کا جو طوفان ہمارے گرد و پیش برپا ہے اس نے سفینۂ انسانیت کے لیے سنگین خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ خلیفۂ ارضی (بنی نوع انسان) کی فتنہ سامانیوں سے زمین لرز رہی ہے، آسمان کانپ رہا ہے اور بحر و بر، جبل و دشت اور وحوش و طیور "الامان والحفیظ" کی صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں، انسانیت پر نزع کی حالت طاری ہے، اس کی نبضیں ڈوب رہی ہیں اور لحہ بہ لحہ اس "جاں بلب مریض" کی حالت متغیر ہوتی جا رہی ہے، یہ دیکھ کر اہلِ بصیرت کا یہ احساس قوی ہوتا جا رہا ہے کہ شاید اس عالم کی بساط لپیٹ دینے کا وقت زیادہ دور نہیں۔ ذیل میں

احادیثِ نبویہ (علیٰ صاحبہا الف صلوٰۃ وسلام) سے ایک آئینہ پیش کیا جارہا ہے جس میں دورِ حاضر کے تمام خدوخال نظر آتے ہیں اور علماء، خطباء، حکّام اور عوام سبھی کے قابلِ اصلاح امور کی نشاندہی فرمائی گئی ہے، اس کی جمع وترتیب سے مقصود کسی خاص طبقہ کی تنقیص نہیں، لاٰیح صرف یہ ہے کہ ہم اس شفاف آئینے میں اپنا رُخِ کردار دیکھ کر اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

یہ سلسلہ ماہنامہ بیّنات میں شروع کیا گیا تھا اور مندرجہ بالا ابتدائیہ بھی اس کی قسطِ اوّل میں آیا تھا، خیال تھا کہ فرصت کے لمحات میسر آئے تو مزید تلاش وجستجو کے بعد اس کی تکمیل کر دی جائے گی اور اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوسکا، احباب کا اصرار ہے کہ جس حالت میں بھی ہے اسے شائع کر دیا جائے، توفیق شاملِ حال ہوئی تو اضافے بعد میں کر دیئے جائیں گے۔ حق تعالےٰ شانہٗ اسے قبول فرمائیں اور تمام فتنوں سے امّت کی حفاظت فرمائیں۔

واللہ ولی التوفیق

محمد یوسف لدھیانوی

۱۵-۱۰-۱۴۰۵ھ

"

۱۔ ہلاکت کا خطرہ کب ؟

"عن زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا : قالت : قیل (و فی روایۃ قلت) انہلك وفینا الصالحون ؟ قال نعم اذا کثر الخبث"

(صحیح بخاری ص ۱۰۴۶ ج ۲، صحیح مسلم ص ۳۸۸ ج ۲)

"ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللّٰہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، یا رسول اللّٰہ ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک ہو سکتے ہیں جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے ؟ فرمایا ہاں ! جب (گناہوں کی) گندگی زیادہ ہو جائے گی۔"

۲۔ مکروفریب کا دور دورہ اور نااہلوں کی نمائندگی

"سیاتی علی الناس سنوات خدّاعات یصدّق فیھا الکاذب و یکذّب فیھا الصادق و یؤتمن فیھا الخائن و یخون فیھا الامین وینطق فیھا الرویبضۃ قیل وما الرویبضۃ قال الرجل التافہ یتکلم فی

امر العامة"

(عن ابی ہریرہؓ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲)

(کنز العمال ص۲۱۶ ج ۱۴)

"لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا ___ بددیانت کو امانت دار تصوّر کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت ___ اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔ عرض کیا گیا: "رویبضہ" سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا! وہ نااہل اور بےقیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے"

۳۔ قاریوں کی بہتات

"سیأتی علیٰ امتی زمان یکثر فیہ القرّاء و یقل فیہ الفقہاء و یقبض العلم و یکثر الھرج، ثم یأتی من بعد ذالک زمان یقرء القرآن رجالٌ من امتی لا یجاوز تراقیھم، ثم یأتی من بعد ذالک زمان یجادل المشرک باللہ المؤمن فی مثل ما یقول" (طب ک عن ابی ہریرہ کنز العمال ص ۲۱۷ ج ۱۴)

"میری امّت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں "قاری" بہت ہوں گے مگر "فقیہہ" کم، علم کا قحط ہو جائے گا

اور فتنہ و فساد کی کثرت۔ پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امّت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اُترے گا (دل قرآن کے فہم اور عقیدت و احترام سے کورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے والا مومن سے دعویٰ توحید میں حجّت بازی کرے گا۔"

۴۔ بدکاری عقلمندی کا نشان

"سیأتی علی الناس زمان یخیّر الرجل بین العجز والفجور فمن ادرك ذالك الزمان فلیختر العجز علی الفجور۔" (ک۔ عن ابی ہریرۃ کنز العمال ص ۲۱۸ ج ۱۴)

"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق (ملّا) کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے پس جو شخص یہ زمانہ پائے اُسے چاہیئے کہ بدکاری اختیار کرنے کے بجائے "نکّو" کہلانے کو پسند کرے۔"

۵۔ انسانیت کی تلچھٹ

لتنتقون کما ینتقی التمر من اغفالہ، فلیذھبن

خیارکم ولیبقین شرارکم، فموتوا ان استطعتم "

(ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ص ۲۹۲ بروایت ابی ہریرۃؓ)

"تمہیں اسی طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردّی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں، چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اُٹھتے جائیں گے اور بدترین لوگ باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جا سکتا ہے تو مر جانا "

۶۔ مَردوں اور عورتوں کی آوارگی

"لیت شعری کیف امتی بعدی حین تتبختر رجالھم و تمرح نساءھم۔ ولیت شعری حین یصیرون صنفین، صنفاً ناصبی نحورھم فی سبیل اللہ، و صنفا عمالاً لغیراللہ "

(ابن عساکر عن رجل کنز العمال ص ۳۱۹ ج ۱۴)

"کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری اُمت کا کیا حال ہو گا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے اور ان کی عورتیں (سرِ بازار) اتراتی پھریں گی۔ اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گی، ایک قسم تو وہ ہو گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں سینہ سپر ہوں گے اور ایک قسم وہ ہو گی جو غیر اللہ ہی کے لیے سب کچھ کریں گے "

۷۔ قربِ قیامت اور رؤیتِ ہلال

"من اقتراب الساعة ان یریٰ الهلال قبلا فیقال للیلتین ، و ان تتخذ المساجد طرقا و ان یظهر موت الفجاءة " (طس عن انسؓ کنزالعمال ص ۲۲۰ ج ۱۴)
(جمع الفوائد ص ۱۴، ج ۲ بروایت انسؓ)

"قربِ قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے سے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ تو دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا اور" ناگہانی موت "عام ہو جائے گی "

۸۔ قیامت کی خاص نشانیاں

"من اشراط الساعة الفحش و التفحش وقطیعة الرحم و تخوین الامین و ایتمان الخائن "
(طس عن انس، کنزالعمال ص ۲۲۰ ج ۱۴)

"قیامت کی خاص علامات میں سے ہے بدکاری[۱]، بدزبانی[۲]، قطع رحمی[۳] (کا عام ہو جانا) امانت دار[۴] کو خیانت کار اور خائن کو امانت دار قرار دینا"

۹۔ کرائے کے گواہ اور پیسوں کے حلف

"لیأتین علی الناس زمان یکذب فیہ الصادق و یصدّق فیہ الکاذب، و یخون الامین ویؤتمن الخائن و یشھد المرء و لم یستشھد، و یحلف وان لم یستحلف و یکون اسعد الناس بالدنیا لکع ابن لکع لا یؤمن باللّٰہ و رسولہ۔"

(مجمع الزوائد ص ۲۸۳ ج ۷، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ص ۳۴۵ ج ۵)

"لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ سچّوں کو جھوٹا اور جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا، اور خیانت پیشہ لوگوں کو امانت دار اور امانت دار لوگوں کو خیانت پیشہ بتلایا جائے گا، بغیر طلب کئے لوگ گواہیاں دیں گے اور بغیر حلف اٹھوائے حلف اٹھائیں گے اور کمینے باپ دادا کی اولاد دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ خوش نصیب بن جائیں گے جن کا نہ اللہ پر ایمان ہو گا نہ رسول پر۔"

۱۰۔ دین کے لیے مشکلات کا پیش آنا

"یأتی علی الناس زمان الصابر فیھم علیٰ دینہ کالقابض علی الجمر۔" (ترمذی ص ۵۰ ج ۲، عن انس)

"لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہو گی جیسے کوئی

شخص آگ کے انگاروں سے مٹھی بھر لے۔"

۱۱۔ نیک لوگوں سے محرومی کا نقصان

"یذهب الصّالحون الاوّل فالاوّل، و تبقٰی حفالة کحفالة الشعیر اوالتمر لا یبالیهم الله بالة۔" (صحیح بخاری کتاب الرقاق ص ۹۵۲ ج ۲، عن مرداس الاسلمیؓ)

"نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے جیسے چھنائی کے بعد ردّی جَو یا کھجوریں باقی رہ جاتی ہیں، ایسے ناکارہ لوگ رہ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرے گا۔"

۱۲۔ جاہل عابد اور فاسق قاری

"یکون فی آخر الزمان عبّاد جهّال و قرّاء فسقة۔" (حل، ک۔ عن انسؓ۔ کنز العمال ص ۲۲۲ ج ۱۴)

"آخری زمانہ میں بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے۔"

۱۳۔ مساجد پر فخر

"لا تقوم الساعة حتی یتباھی الناس فی المساجد" (ابن ماجہ ص ۵۴ عن انس ونحوہ عند النسائی ص ۱۱۲ ج ۱)

"قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں (بیٹھ کر یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے"

۱۴۔ دو جہنمی گروہ

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر یضربون بھا الناس، ونساء کاسیات، عاریات، ممیلات مائلات، رؤسھن کاسنمۃ البخت المائلۃ، لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا، وان ریحھا لتوجد من مسیرۃ کذا وکذا" (صحیح مسلم ص ۲۰۵ ج ۲)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ دو جہنمی گروہ ایسے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا (بعد میں پیدا ہوں گے) ایک وہ گروہ جن کے ہاتھوں میں بیل کی دُم جیسے کوڑے

ہوں گے وہ ان کوڑوں کے ساتھ لوگوں کو (ناحق) ماریں گے' دوم وہ عورتیں جو (دیکھنے کو تو) لباس پہنے ہوئے ہونگی لیکن (چونکہ لباس بہت باریک یا ستر کے لیے ناکافی ہو گا اس لیے وہ) درحقیقت برہنہ ہوں گی (لوگوں کو اپنے جسم کی نمائش اور لباس کی زیبائش سے اپنی طرف) مائل کریں گی۔ (اور خود بھی مردوں سے اختلاط کی طرف) مائل ہوں گی' ان کے سر (فیشن کی وجہ سے) بختی اونٹ کے کوہان جیسے ہوں گے' یہ عورتیں نہ تو جنّت میں داخل ہوں گی نہ جنّت کی خوشبو ہی ان کو نصیب ہو گی' حالانکہ جنّت کی خوشبو دُور دُور سے آ رہی ہو گی۔"

۱۵۔ عالمِ اسلام کی زبوں حالی اور اُس کے اسباب

"عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك الامم ان تداعیٰ علیکم کما تداعی الاکلۃ الیٰ قصعتہا فقال قائل ؤمن قلۃ نحن یومئذٍ؟ قال بل انتم یومئذٍ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل' ولینزعنّ اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم ولیقذفنّ اللہ فی قلوبکم الوھن فقال قائل یارسول اللہ ما الوھن؟ قال حب الدنیا وکراہیۃ الموت۔"

(ابوداؤد ص ۵۹۰)

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' وہ وقت

قریب آتا ہے جبکہ تمام کافر قومیں تمہارے مٹانے کے لیے (مل کر سازشیں کریں گی اور) ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دستر خوان پر کھانا کھانے والے (لذیذ) کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہماری قلتِ تعداد کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم اس وقت تعداد میں بہت ہوگے، البتہ تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارا رعب اور دبدبہ نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں "بزدلی" ڈال دیں گے۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! بزدلی سے کیا مراد ہے؟ فرمایا! دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔"

۱۶۔ ناخلف اور نالائق امتی

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما من نبیّ بعثہ اللہ فی امّتہٖ قبلی الا کان لہٗ فی امّتہٖ حواریّون واصحاب یاخذون بسنّتہٖ ویقتدون بامرہٖ۔ ثم انہا تخلف من بعدھم خلوف یقولون ما لا یفعلون، و یفعلون ما لا یؤمرون، فمن جاھدھم بیدہٖ فھو مؤمن، و من جاھدھم بلسانہٖ فھو مؤمن، و من جاھدھم بقلبہٖ فھو مؤمن، و لیس وراء ذالک من الایمان حبۃ خردل۔"

(صحیح مسلم ص ۵۲ ج ۱)

"حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالےٰ نے اُس کی امّت میں مبعوث فرمایا، اُس کی امّت میں کچھ مخلص اور خاص رفقائ ضرور ہوا کئے جو اُس کی سنّت کی پابندی اور اُس کے حکم کی پیروی کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوتے جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ، اور جو کچھ ان کو حکم دیا گیا تھا اُس کے خلاف عمل کرتے، (اسی طرح اس امّت میں بھی ایسے ناخلف پیدا ہوں گے جو اسلام کا نام تو لیں گے لیکن ان کا عمل اس کے خلاف ہو گا) پس جو شخص (بشرطِ قدرت) ہاتھ سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ مؤمن ہے، اور جو زبان سے ان کے خلاف جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے، اور جو ان کے خلاف دل سے جہاد کرے گا (کہ ان کی بدعملی کو کم از کم دل سے ہی بُرا سمجھے) وہ بھی (کمزور درجے کا) مومن ہے، اور اُس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا۔"

۱۷۔ دجّالی فتنہ اور نئے نئے نظریات

"عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجّالون

كذابون ' يأتونكم من الاحاديث ما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم ' فاياكم و اياهم ' لا يضلونكم و لا يفتنونكم " (صحیح مسلم ص ۱۰ ج ۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکّار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات اور) نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سُنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے ' ان سے بچنا! ان سے بچنا! کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں ' اور فتنہ میں نہ ڈال دیں "

۱۸۔ علمائے سوء کا فتنہ

"عن علی کرم اللہ وجھہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشك ان یاتی علی الناس زمان لا یبقٰی من الاسلام الّا اسمہ' ولا یبقٰی من القرآن الّا رسمہ' مساجدھم عامرۃ و ھی خراب من الھدیٰ ' علماءھم شر من تحت ادیم السماء' من عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود "

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۳۸)

"حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک زمانہ آتا ہے

جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رُشد و ہدایت سے خالی اور ویران۔ ان کے (نام نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے، فتنہ ان ہی کے ہاں سے نکلے گا اور ان ہی میں لوٹے گا (یعنی وہی فتنہ کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)۔"

۱۹۔ اہلِ حق کا غیر منقطع سلسلہ

"عن معاویة رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من اُمّتی امّة قائمة بامر اللہ لا یضرّھم من خذلھم ولا من خالفھم حتی یأتی امر اللہ وھم علی ذالك۔ متفق علیہ۔"

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۳)

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ فرماتے تھے کہ میری اُمّت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، نہ ان کی مدد سے دست کش ہونے والے، نہ ان کی مخالفت کرنے والے، یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ (قیامت) آجائے گا اور وہ حمایتِ حق پر

قائم ہوں گے "

۲۰۔ اہلِ حق اور علماءِ سوء کے درمیان حدِ فاصل

"عن انس رضی اللہ عنہ ـ رفعہ ـ العلماء امناء الرسل علیٰ عباد اللہ ما لم یخالطوا السلطان و یدلخلوا الدنیا فاذا خالطوا السلطان و داخلوا الدنیا فقد خانوا الرسل فاحذروھم و اعتزلوھم (و فی روایۃ واجتنبوھم)"۔ والحسن بن سفیان، عق، ک فی تاریخہ، و القاضی ابو الحسن عبد الجبار بن احمد الا ستر آبادی فی امالیہ، و ابو نعیم و الدیلمی و الرافعی)۔ (عن انسؓ، کنز العمال ص ۲۰۴ ج ۱۰)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: علماءِ کرام، اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین (اور حفاظتِ دین کے ذمہ دار) ہیں، بشرطیکہ وہ اقتدار سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں، لیکن جب وہ حکمرانوں سے شیر و شکر ہوگئے اور دنیا میں گھس گئے تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی۔ پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو"۔

۲۱. اور زمانہ بوڑھا ہو جائیگا

"عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ۔ رفعہ ۔ لا تقوم الساعة حتی یجعل کتاب اللہ عاراً، ویکون الاسلام غریباً، حتی تبدو الشحناء بین الناس، وحتی یقبض العلم، ویھرم الزمان، وینقص عمر البشر، وتنقص السنون و الثمرات، و یؤتمن التھماء و یتھم الامناء، و یصدق الکاذب ویکذب الصادق، و یکثر الھرج وھو القتل، وحتی تبنی الغرف فتطاول، وحتی تحزن ذوات الاولاد و تفرح العواقر، و یظھر البغی و الحسد و الشح، و یھلک الناس (ویکثر الکذب و یقل الصدق وحتی تختلف الامور بین الناس) ویتبع الھویٰ و یقضی بالظن، و یکثر المطر و یقل الثمر، و یغیض العلم غیضاً، و یفیض الجھل فیضاً، ویکون الولد غیظاً و الشتاء قیظاً، و حتی یجھر بالفحشاء، و تزوی الارض زیاً، و یقوم الخطباء بالکذب فیجعلون حقی لشرار امتی، فمن صدقھم بذالک و رضی به لم یرح رائحة الجنة ۔ (ابن ابی الدنیا، طب، ابو نصر السجزی فی الابانة، ابن عساکر، ولا بأس بسندہ ۔)"

(کنز العمال ص ۲۴۵ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۵۷۷)

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا،

لہ بین القوسین کی عبارت کنز العمال ص ۱۸۲ ج ۷، طبع قدیم حیدر آباد میں موجود ہے مگر طبع جدید (موسسہ الرسالہ بیروت) میں نہیں۔ (طبع جدید ص ۲۴۴ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۵۷۷)

اور اسلام اجنبی ہو جائے گا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہو جائے گی، اور یہاں تک کہ علم اُٹھا لیا جائے گا، اور زمانہ بوڑھا ہو جائے گا، انسان کی عمر کم ہو جائے گی، ماہ و سال اور غلّہ و ثمرات میں (بے برکتی اور) کمی رونما ہو گی، ناقابلِ اعتماد لوگوں کو امین اور امانت دار لوگوں کو ناقابلِ اعتماد سمجھا جائے گا، فساد اور قتلِ عام ہو گا، اور یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا، اور یہاں تک کہ صاحبِ اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی اور بے اولاد خوش ہوں گی، اور ظلم، حسد اور لالچ کا دور دورہ ہو گا، لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی بہتات ہو گی اور سچائی کم، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان بات بات میں نزاع اور اختلاف ہو گا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اٹکل پچّو فیصلے دیئے جائیں گے، بارش کی کثرت کے باوجود غلّے اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے اور جہالت کا سیلاب اُمڈ آئے گا، اولاد غم و غصّہ کا موجب ہو گی اور موسم سرما میں گرمی ہو گی، اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی، زمین کی طنابیں کھینچ دی جائیں گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بکیں گے، حتّٰی کہ میرا حق (منصبِ تشریع) میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے پس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان کی تحقیقات پر راضی ہوا، اسے جنّت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہو گی۔" (معاذاللہ)

۲۲۔ دنیا کے لیے دین فروشی

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتناً کقطع اللیل المظلم، یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافراً او یمسی مؤمنا و یصبح کافراً یبیع دینہ بعرض من الدنیا" (صحیح مسلم ص ۷۵، ج ۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے نیک اعمال کر لو جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے، آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر، یا شام کو مؤمن ہو گا اور صبح کو کافر، دنیا کے چند ٹکوں کے بدلے اپنا دین بیچتا پھرے گا" معاذ اللہ۔

۲۳۔ قیامت کب ہوگی

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذاجاء اعرابی فقال متی الساعۃ؟ قال اذا ضیعت الامانۃ، قال کیف اضاعتھا؟ قال اذا وسد الامر الی غیر اھلہ فانتظر الساعۃ"

(صحیح بخاری ص ۱۴ ج ۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اس اثنار میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بیان فرما رہے تھے اچانک ایک اعرابی آیا اور عرض کیا (یا رسول اللہ) قیامت کب ہو گی ؟ فرمایا ! جب امانت اُٹھ جائے گی ۔ اعرابی نے کہا امانت اُٹھ جانے کی صورت کیا ہو گی ؟ فرمایا ! جب اختیارات نااہلوں کے سپرد ہو جائیں تو قیامت کا انتظار کرو ! "

۲۴۔ ہم جنس پرستی کا رُجحان

"عن انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً اذا استحلت امّتی خمساً فعلیھم الدمار، اذا ظھر فیھم التلاعن، ولبسوا الحریر، واتخذوا القینات، وشربوا الخمور، واکتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء"

(ھب من وجھین، کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۸)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب میری امّت پانچ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے گی تو ان پر تباہی نازل ہو گی جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے، مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، گانے بجانے اور ناچنے والی عورتیں رکھنے لگیں، شرابیں پینے لگیں اور مرد مَردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔ معاذ اللہ"

۲۵۔ ناچ، گانے کی محفلیں، بندروں اور خنزیروں کا مجمع

"عن انس رضی اللہ عنہ - مرفوعاً ـــ یمسخ قوم من امتی فی آخر الزمان قردة و خنازیر، قالوا یا رسول اللہ و یشهدون انک رسول اللہ و ان لا الٰہ الا اللہ، قال: نعم و یصلون و یصومون و یحجون قالوا: فما بالهم یا رسول اللہ! قال: اتخذوا المعازف و القینات والدفوف و یشربون هذه الاشربة، فباتوا علی لهوهم فاصبحوا قردة و خنازیر۔ رواه سعید بن منصور"

(فتح الباری ص۹۴ ج۱۰)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہو جائیں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوں گے؟ فرمایا ہاں! وہ (برائے نام) نماز، روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا؟ فرمایا! وہ آلاتِ موسیقی، رقاصہ عورتوں اور طبلہ اور سارنگی وغیرہ کے رسیا ہوں گے، اور شرابیں پیا کریں گے، (بالآخر) وہ رات بھر مصروفِ لہو و لعب رہیں گے اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہو چکے ہوں گے۔ (معاذ اللہ)"

۲۶۔ حرام چیزوں میں خانہ ساز تاویلیں

"عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ــ رفعہ ــ اذا استحلت ھذہ الامۃ الخمر بالنبیذ والرّبا بالبیع والسحت بالھدیۃ واتّجروا بالزکوٰۃ فعند ذالک ھلاکھم لیزدادوا اثماً۔"

(رواہ الدیلمی۔ کنز العمال ص ۲۲۶ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۹۷)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ امّت شراب کو مشروب کے نام سے، سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرلے گی اور مالِ زکوٰۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب۔"

۲۷۔ بدکاری اور بے حیائی کا نام ثقافت اور فنونِ لطیفہ

"عن عبدالرحمٰن بن غنم الاشعری قال حدثنی ابو عامر او ابو مالک الاشعری ــ واللہ ما کذبنی ــ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکوننّ من امّتی اقوام یستحلّون الحِرَ والحریر والخمر والمعازف، ولینزلنّ اقوام الیٰ جنب عَلَمٍ تروح علیھم سارحۃ لھم، یاتیھم یعنی الفقیر لحاجۃ فیقولون ارجع الینا غداً، فیبیّتھم اللہ ویضع العلم، ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر الیٰ یوم القیامۃ۔"

(صحیح بخاری ص ۸۳۷ ج ۲)۔

"عبد الرحمٰن بن غنم اشعریؓ فرماتے ہیں، کہ مجھ سے ابوعامر یا ابو مالک اشعری (رضی اللہ عنہم) نے بیان کیا۔ بخدا انہوں نے غلط بیانی نہیں کی۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ یقیناً میری اُمّت کے کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور آلاتِ موسیقی کو (خوشنما تعبیروں سے) حلال کر لیں گے اور کچھ لوگ ایک پہاڑ کے قریب اقامت کریں گے' وہاں ان کے مویشی چر کر آیا کریں گے' ان کے پاس کوئی حاجت مند اپنی ضرورت لے کر آئے گا وہ (از راہِ حقارت) کہیں گے' کل آنا' پس اللہ تعالیٰ ان پر راتوں رات عذاب نازل کرے گا اور پہاڑ کو ان پر گرا دے گا اور دوسرے لوگوں کو (جو حرام چیزوں میں خوشنما تاویلیں کریں گے) قیامت تک کے لیے بندر اور خنزیر بنا دے گا۔" (معاذ اللہ)

۲۸۔ بے حیائی کا انجام بد

"عن ابنِ عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا اراد ان یہلک عبداً نزع منہ الحیاء فاذا نزع منہ الحیاء لم تلقہ الّا مقیتا ممقتا' فاذا لم تلقہ الا مقیتا ممقتا نزعت منہ الامانۃ' فاذا نزعت منہ الامانۃ لم تلقہ الا خائناً مخوناً فاذا لم تلقہ الّا خائناً مخوناً نزعت منہ الرحمۃ' فاذا نزعت منہ الرحمۃ لم تلقہ الّا رجیماً ملعناً فاذا لم تلقہ الّا رجیماً ملعناً نزعت

منه ربقة الاسلام"۔

(ابن ماجہ۔ باب ذہاب الامانۃ ص ۲۹۴)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا فیصلہ فرماتے ہیں تو سب سے پہلے، اس سے شرم و حیا چھین لیتے ہیں، اور جب اس سے حیا جاتی رہی تو تم (اس کی بے حیائیوں کی وجہ سے) اسے شدید مبغوض اور قابلِ نفرت پاؤ گے، اور جب اس کی یہ حالت ہو جائے تو اس سے امانت (بھی) چھین لی جاتی ہے، اور جب اس سے امانت چھن جائے تو تم (اس کی بددیانتی کی وجہ سے) اسے نرا خائن اور دھوکے باز پاؤ گے، اور جب اس کی حالت یہاں تک پہنچ جائے تو اس سے رحمت بھی چھین لی جاتی ہے، اور جب رحمت چھن جائے تو تم اسے (بے رحمی کی وجہ سے) مردود و ملعون پاؤ گے، اور جب وہ اس مقام پر پہنچ جائے تو اس سے اسلام کا پٹہ نکال لیا جاتا ہے (اور اسے اسلام سے عار آنے لگتی ہے)۔"

(معاذ اللہ)۔

۲۹۔ اختلاف و انتشار

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ـ مرفوعاً ـ ان اول هذه الامة خيارهم، وآخرها شرارهم مختلفين

متفرقین فمن کان یؤمن باللّٰہ و الیوم الاٰخر نلتأتہ منیتہ وھو یاتی الناس ما یحب ان یوتی الیہ۔"

(رواہ ابن حبان) (کنز العمال ص ۲۲۳ ج ۱۴ حدیث نمبر ۳۸۴۱۹)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! بے شک اس امّت کا اوّل حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصّہ بدترین لوگوں کا ہوگا جن کے درمیان باہمی اختلاف و انتشار کارفرما ہوگا، پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہیئے کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرتا ہو جسے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

۳۰۔ تین جرم اور تین سزائیں

"عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا عظمت امّتی الدنیا نزعت منھا ھیبۃ الاسلامؑ و اذا ترکت الامر بالمعروف و النھی عن المنکر حرمت برکۃ الوحی، و اذا تسابّت امتی سقطت من عین اللّٰہ۔"

(درِ منثور ص ۳۰۲ ج ۲ بروایت حکیم ترمذی)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب میری امّت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت و وقعت اس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی

تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہٗ کی نگاہ سے گر جائے گی۔"

۳۱۔ قیامت کی واضح علامات

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اشراط الساعۃ و اعلامھا فقال) یا ابن مسعود! ان للساعۃ اعلاماً و ان للساعۃ اشراطاً ان یکون الولد غیضاً و ان یکون المطر قیضاً، و ان یفیض الاشرار فیضاً۔

یا ابن مسعود! انّ من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان یصدق الکاذب و ان یکذب الصادق۔

یا ابن مسعود! انّ من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان یؤتمن الخائن و ان یخون الامین۔

یا ابن مسعود! ان من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان یواصل الاطباق و ان یقاطع الارحام۔

یا ابن مسعود! ان من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان یسود کلّ قبیلۃ منافقوھا و کلّ سوقٍ فجارھا۔

یا ابن مسعود! ان من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان یکون المؤمن فی القبیلۃ اذلّ من النَّقَد[1]

یا ابن مسعود! ان من اعلام الساعۃ و اشراطھا ان تزخرف المحاریب و تخرب القلوب۔

---

[1] النقد (بفتحتین) الصغار من الغنم کما فی اللسان والقاموس۔

يا ابن مسعود! انّ من اعلام الساعة واشراطها ان يكتفى الرجال بالرجال و النساء بالنساء.

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان يكنف المساجد وتعلوالمنابر۔

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة واشراطها ان يعمر خراب الدنيا و يخرب عمرانها۔

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تظهر المعازف و شرب الخمور۔

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تشرب الخمور۔

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة و اشراطها ان تكثر الشرط و الهمّازون والغمّازون و اللمّازون۔

يا ابن مسعود! ان من اعلام الساعة واشراطها ان تكثر اولاد الزنا۔" (عن ابن مسعودؓ، كنز العمال ص ۲۲۴ ج ۱۴)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آثار و علامات کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں، وہ یہ کہ اولاد (نافرمانی کے سبب) غم و غصہ کا باعث ہوگی، بارش کے باوجود گرمی ہوگی اور بدکاروں اور شریروں کا طوفان برپا ہوگا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و

علامات میں سے یہ بھی ہے کہ جھوٹے کو سچّا اور سچّے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ خائن کو امین اور امین کو خائن بتلایا جائے گا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بیگانوں سے تعلق جوڑا جائے گا اور یگانوں سے توڑا جائے گا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہو گی اور ہر بازار کی قیادت اس کے بدکاروں کے ہاتھ میں۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مومن اپنے قبیلہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائے گا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مَردُ مردوں سے اور عورتیں، عورتوں سے جنسی لذّت حاصل کریں گی۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ مسجدوں کے احاطے عالیشان

بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر رکھے جائیں گے۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ دنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائے گا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور شراب نوشی کا دور دورہ ہوگا۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائیں گی۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ (معاشرے میں) پولیس والوں، عیب چینیوں، غیبت کرنے والوں اور طعنہ بازوں کی بہتات ہوگی۔

اے ابنِ مسعود! بے شک قیامت کے آثار و علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگی۔"

۳۲۔ ایسی زندگی سے موت بہتر

"عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کان امراءکم خیارکم، و اغنیاءکم سمحاءکم و امورکم شوریٰ بینکم فظھر الارض خیرلکم من بطنھا و اذا کان امراءکم شرارکم و اغنیاءکم بخلاءکم وامورکم

الیٰ نساءکم فبطن الارض خیرلکم من ظهرها"۔

(جامع ترمذی ص ۵۱ ج ۲)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تمہارے حاکم نیک اور پسندیدہ ہوں، تمہارے مالدار کشادہ دل اور سخی ہوں، اور تمہارے معاملات باہمی (خیرخواہانہ) مشورے سے طے ہوں تو تمہارے لیے زمین کی پشت اس کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی مرنے سے جینا بہتر ہے) اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں، تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے سپرد ہوں (کہ بیگمات جو فیصلہ کردیں وفادار نوکر کی طرح تم اس کو نافذ کرنے لگو) تو تمہارے لیے زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرجانا بہتر ہے)۔

۳۳۔ آمریت اور جبر واستبداد کا دور

"عن ابی ثعلبة الخشنی و ابی عبیدة بن الجراح و معاذ بن جبل رضی اللہ عنهم عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: ان اللہ بدأ هذا الامر نبوّة و رحمةً و کائناً خلافةً و رحمةً و کائناً ملکاً عضوضاً و کائناً عتوّةً و جبریّةً و فساداً فی الامة، یستحلون الفروج و الخمور و الحریر و ینصرون علی ذالك و یرزقون ابداً حتّٰی یلقوا اللہ عز وجل"۔

(رواہ ابوداؤد الطیالسی۔ ترجمان السنہ ص ۲۷۵ ج ۴ والبیهقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ ص ۴۶۱)

"ابو ثعلبہ خشنی، ابو عبیدہ بن جراح اور معاذ بن جبلؓ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس دین کی ابتدا نبوت و رحمت سے فرمائی پھر (دورِ نبوت کے بعد) خلافت و رحمت کا دور ہو گا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی بادشاہت ہو گی، اس کے بعد خالص آمریت، جبر و استبداد اور امت کے عمومی بگاڑ کا دور آئے گا، یہ لوگ زنا کاری، شراب نوشی اور ریشمی لباس پہننے کو حلال کر لیں گے اور اس کے باوجود ان کی مدد بھی ہوتی رہے گی اور انہیں رزق بھی ملتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔ (یعنی مرتے دم تک)۔"

۴۳۔ حلال و حرام کی تمیز اُٹھ جانے کا دور

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس زمان لا یبالی المرء ما اخذ منہ أمن الحلال ام من الحرام۔"

(صحیح بخاری ص ۲۷۶ ج ۱)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں آدمی کو (خود رائی اور حرص کی بنا پر) یہ پرواہ نہیں ہو گی کہ جو کچھ وہ لیتا ہے آیا یہ حلال ہے یا حرام؟"

۳۵۔ سودخوری کے سیلاب کا دور

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی الناس زمان لا یبقٰی احد الّا أکل الرّبوا فان لم یاکلہٗ اصابہ من بخارہٖ و یروٰی من غبارہٖ"

(رواہ احمد، و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجۃ.)

(مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۵)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جبکہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا چنانچہ اگر کسی نے براہِ راست سود نہ بھی کھایا تب بھی سود کا بخار یا غبار (یعنی اثر) تو اسے بہر صورت پہنچ کر ہی رہے گا (گو اس صورت میں براہِ راست سودخوری کا مجرم نہ ہو لیکن پاکیزہ مال کی برکت سے تو محروم رہا۔)"

۳۶۔ اربابِ اقتدار کی غلط روش کے خلاف جہاد کے تین درجے

"عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امّتی فی آخر الزمان من سلطانھم شداشد لا ینجو منہ الّا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہٖ و یدہٖ و قلبہٖ، فذالک الذی سبقت لہ السوابق، و رجل عرف دین اللہ فصدّق بہٖ، و رجل عرف دین اللہ فسکت علیہ، فان رای من یعمل الخیر احبّہ علیہ، وان

رای من یعمل بباطل ابغضه علیه، فذالك ینجو علی ابطانه کلّہ۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔"

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۸)

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امت کو اربابِ اقتدار کی جانب سے (دین کے معاملہ میں) بہت سی دشواریاں پیش آئیں گی، ان (کے وبال) سے صرف تین قسم کے لوگ محفوظ رہیں گے، اوّل: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو ٹھیک پہچانا، پھر اس کی خاطر دل، زبان اور ہاتھ (تینوں) سے جہاد کیا، یہ شخص تو (اپنی تینوں) پیش قدمیوں کی وجہ سے سب سے آگے نکل گیا، دوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا، پھر (زبان سے) اس کی تصدیق بھی کی (یعنی برملا اعلان کیا)، سوم: وہ شخص جس نے اللہ کے دین کو پہچانا تو سہی مگر خاموش رہا، کسی کو عملِ خیر کرتے دیکھا تو اس سے محبت کی اور کسی کو باطل پر عمل کرتے دیکھا تو اس سے دل میں بغض رکھا، پس یہ شخص اپنی محبت و عداوت کو پوشیدہ رکھنے کے باوجود بھی نجات کا مستحق ہوگا۔"

۳۷۔ دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

"عن حذیفة رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال والذی نفسی بیدہٖ لتامرنّ بالمعروف ولتنھونّ عن المنکر

او لیوشکن اللہ ان یبعث علیکم عذاباً منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم"۔ (جامع ترمذی ص ۳۹ ج ۲)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب نازل فرمائیں، پھر تم اللہ سے اس عذاب کے ٹلنے کی دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی"۔

۳۸۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اُٹھ جانے کا دور

"عن الحسن رحمہ اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال ھذہ الامۃ تحت ید اللہ و فی کنفہ مالم تمال قراءھا امراءھا، ولم یزك صالحوھا فجارھا، ومالم یھن خیارھا شرارھا، فاذا فعلوا ذالك رفع اللہ عنہم یدہٗ، ثم سلّط اللہ علیھم جبابرتھم فساموھم سوء العذاب وضربھم بالفاقۃ و الفقر، و ملاء قلوبھم رعباً"۔

(کتاب الرقائق لابن المبارک ص ۲۸۲)

"حسن بصری رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امّت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دستِ حفاظت کے تحت رہے گی اور اس کی پناہ میں رہے گی جب تک کہ اس امّت کے عالم اور قاری، حکمرانوں کی ہاں میں ہاں

نہیں ملائیں گے، اور امت کے نیک لوگ (از راہِ خوشامد) بدکاروں کی صفائی پیش نہیں کریں گے اور جب تک کہ امت کے اچھے لوگ (اپنے مفاد کی خاطر) بُرے لوگوں کو امیدیں نہیں دلائیں گے، لیکن جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے (سروں سے) اپنا ہاتھ اُٹھا لے گا، پھر ان میں کے جبّار و قہّار اور سرکش لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا جو انہیں بدترین عذاب کا مزا چکھائیں گے اور انہیں فقر و فاقہ میں مبتلا کر دے گا اور ان کے دلوں کو (دشمنوں کے) رعب سے بھر دے گا۔"

۳۹۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا دور

"عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ اراہ مرفوعاً۔ قال یأتی علی الناس زمان یدعوا المؤمن للجماعة فلا یستجاب له، یقول اللہ ادعنی لنفسك ولما یحزبك من خاصة امرك فاجیبك و امّا الجماعة فلا۔ انهم اغضبونی وفی روایة فانی علیهم غضبان۔" (کتاب الرقائق ص ۱۵۵، ۳۸۴)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ مومن، مسلمانوں کی جماعت کے لیے دعا کرے گا مگر قبول نہیں کی جائے گی، اللہ تعالےٰ فرمائیں گے تُو اپنی ذات کے لیے اور

اپنی پیش آمدہ ضروریات کے لیے دعا کر، میں قبول کرتا ہوں، لیکن عام لوگوں کے حق میں قبول نہیں کروں گا اس لیے کہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں ان سے ناراض ہوں۔"

۴۰۔ جیب اور پیٹ کا دور

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: لیأتینّ علی الناس زمان یکون ھمۃ احدھم فیہ بطنہ ودینہ ھواہ"۔

(کتاب الرقائق لابن المبارک ص ۳۱۷)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی کا اہم مقصد شکم پروری بن جائے گا اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا"۔

۴۱۔ ظاہرداری اور چاپلوسی کا دور

"عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی آخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ۔ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذالک قال ذالک برغبۃ بعضھم الی بعض و رھبۃ بعضھم من بعض"۔ (رواہ احمد: مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۵)

"حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کرتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو اوپر سے خیر سگالی کا مظاہرہ کریں گی اور اندر سے ایک دوسرے کی دشمن ہوں گی۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہو گا؟ فرمایا! ایک دوسرے سے (شدید نفرت رکھنے کے باوجود صرف) خوف اور لالچ کی وجہ سے" (بظاہر دوستی کا مظاہرہ کریں گے)۔"

۴۲۔ مالی فتنوں کا دور

"عن کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لکلّ امّۃ فتنۃ" وفتنۃ امّتی المال" (جامع ترمذی ص ۷۰ ج ۲، مستدرک ص ۳۱۸ ج ۴، مشکوٰۃ ص ۴۴۲)

"حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ ہر امّت کے لیے ایک فتنہ ہے اور میری امّت کا خاص فتنہ مال ہے۔"

۴۳۔ انانیّت اور خودپسندی کا دور

"عن العباس بن المطلب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظھر ھذا الدین حتی یجاوز البحار وحتّٰی یخاض الخیل فی سبیل اللہ۔ ثم یاتی اقوام یقرؤن القرآن فاذا قرؤہ قالوا، قد قرأنا القرآن فمن اقرأ منا!

من اعلم منا؟ ثم التفت الی اصحابه فقال هل ترون فی اولئك من خیر؟ قالوا، لا، قال: فاولئك منکم و اولئك من هذه الامة و اولئك وقود النار"

(کتاب الرقائق لابن المبارک ص ۱۵۲ و رواه ابو یعلی والبزار والطبرانی کمافی الہامش)

"حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین یہاں تک پھیلے گا کہ سمندر پار تک پہنچ جائے گا اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بر و بحر میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔ اس کے بعد ایسے گروہ آئیں گے جو قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد کہیں گے" ہم نے قرآن تو پڑھ لیا اب ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑھ کر عالم کون ہے"۔ پھر آپؐ نے صحابہؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ ان میں ذرا بھی خیر ہو گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا نہیں! فرمایا مگر ایسے لوگ بھی تم مسلمانوں ہی میں شمار ہوں گے، ایسے لوگ بھی اسی امت میں ہوں گے یہ لوگ (دوزخ کی) آگ کا ایندھن ہوں گے۔

۴۴۔ دورِ حاضر کے نمایاں خد و خال

اور قربِ قیامت کی ۷۲ علامتیں

"عن حذیفة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اقتراب الساعة اثنتان وسبعون خصلة اذا رأیتم الناس اماتوا الصلوٰة، و اضاعوا

الامانة، و اكلوا الربا، و استحلوا الكذب، واستخفوا بالدماء، و استعلوا البناء، و باعوا الدين بالدنيا و تقطعت الارحام، و يكون الحكم ضعفا، والكذب صدقا، و الحرير لباساً، و ظهر الجور، و كثرت الطلاق، و موت الفجاءة، و ائتمن الخائن، وخوّن الامين، و صدّق الكاذب، و كذّب الصادق، وكثر القذف، و كان المطر قيظاً، و الولد غيظاً، و فاض اللئام فيضاً، و غاض الكرام غيضاً، و كان الامراء والوزراء كذبة، و الامناء خونة، و العرفاء ظلمة، و القرّاء فسقة، اذا لبسوا مسوك الضأن، قلوبهم انتن من الجيف، و امرّ من الصبر، يغشيهم الله فتنة يتهاركون فيها تهارك اليهود الظلمة، و تظهر الصفراء يعنى الدنانير- و تطلب البيضاء، و تكثر الخطايا، و يقل الامن، و حليّت المصاحف، و صورت المساجد، و طوّلت المنائر، و خرّبت القلوب، و شربت الخمور، و عطلت الحدود، و ولدت الامة ربّتها، و ترى الحفاة العراة قد صاروا ملوكاً، و شاركت المرأة زوجها فى التجارة، و تشبه الرجال بالنساء، و النسأ بالرجال، و حلف بغير الله، و شهد المؤمن من غير ان يستشهد، و سلم للمعرفة، تفقه لغير دين الله، و طلب الدنيا بعمل الأخرة، و اتخذ المغنم دولاً، و الامانة مغنماً، و الزكوٰة مغرماً، و كان زعيم القوم ارذلهم، و عقّ الرجل اباه، و جفا امّه

و ضرّ صدیقه، و اطاع امراته، و علّت اصوات الفسقة فی المساجد، واتخذ القینات، و المعازف، و شربت الخمور فی الطرق، و اتخذ الظلم فخراً، و بیع الحکم، و کثرت الشرط، و اتخذ القراٰن مزامیر و جلود السباع خفافاً، و لعن آخر ھٰذہ الامّة اوّلھا فلیرتقبوا عند ذالك ریحاً حمراء، و خسفاً، و مسخاً و قذفاً و اٰیات — اخرجه ابو نعیم فی الحلیة۔"
(در منثور ص ۵۲ ج ۶)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتّر چیزیں قربِ قیامت کی علامت ہیں جب تم دیکھو کہ:
(۱) لوگ نمازیں غارت کرنے لگے (۲) امانت ضائع کرنے لگے، (۳) سود کھانے لگے، (۴) جھوٹ کو حلال سمجھنے لگے، (۵) معمولی بات پر خول ریزی کرنے لگے، (۶) اونچی اونچی بلڈنگیں بنانے لگے، (۷) دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگے، (۸) قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے، (۹) انصاف کمزور ہو جائے، (۱۰) جھوٹ، سچ بن جائے، (۱۱) لباس ریشم کا ہو جائے، (۱۲) (۱۳) (۱۴) ظلم، طلاق اور ناگہانی موت عام ہو جائے، (۱۵) (۱۶) خیانت کار کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے، (۱۷) (۱۸) جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے، (۱۹) تہمت تراشی عام ہو جائے، (۲۰) بارش کے باوجود گرمی ہو، (۲۱)

اولاد غم و غصہ کا موجب ہو' ㉒ کمینوں کے ٹھاٹھ ہوں
اور' ㉓ شریفوں کا ناک میں دم آجائے' ㉔ امیر و
وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں' ㉕ امین خیانت
کرنے لگیں' ㉖ چودھری ظلم پیشہ ہوں' ㉗ عالم اور
قاری بدکار ہوں' ㉘ جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین)
پہننے لگیں' ㉙ ㉚ ان کے دل مُردار سے زیادہ بدبودار اور
ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں' اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں
ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں یہودی ظالموں کی
طرح بھٹکتے پھریں گے' ㉛ اور (جب) سونا عام ہو
جائے گا' ㉜ چاندی کی مانگ ہو گی' ㉝ گناہ زیادہ
ہو جائیں گے' ㉞ امن کم ہو جائے گا' ㉟ مصاحف
(قرآن) کو آراستہ کیا جائے گا' ㊱ مساجد میں نقش و نگار
کئے جائیں گے' ㊲ اونچے اونچے مینار بنائے جائیں
گے' ㊳ دل ویران ہوں گے' ㊴ شرابیں پی جائیں
گی' ㊵ شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا' ㊶ لونڈی
اپنی آقا کو جنے گی' ㊷ جو لوگ (کسی زمانے میں) پابرہنہ
اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے'
㊸ زندگی کی دوڑ میں اور تجارت میں عورت مرد
کے ساتھ شریک ہو جائے گی' ㊹ ㊺ مرد' عورتوں
کی اور عورتیں مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی' ㊻ غیر اللہ
کی قسمیں کھائی جائیں گی' ㊼ مسلمان بھی بغیر کہے (جھوٹی)
گواہی دینے کو تیار ہو گا' ㊽ جان پہچان پر سلام کیا
جائے گا' ㊾ غیر دین کے لیے شرعی قانون پڑھا جائے

گا' (۵۰) آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی' (۵۱)
(۵۲) ' (۵۳) غنیمت کو دولت ' امانت کو غنیمت کا مال
اور زکوٰۃ کو تاوان قرار دے دیا جائے گا' (۵۴) سب
سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن بیٹھے گا' (۵۵) آدمی اپنے
باپ کا نافرمان ہوگا' (۵۶) ماں سے بدسلوکی کرے گا'
(۵۷) دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہ کرے گا'
(۵۸) اور بیوی کی اطاعت کرے گا' (۵۹) بدکاروں کی
آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی' (۶۰) گانے
والی عورتیں داشتہ رکھی جائیں گی' (۶۱) اور گانے کا سامان
رکھا جائے گا' (۶۲) ہر راہ شرابیں اڑائی جائیں گی' (۶۳)
ظلم کو فخر سمجھا جائے گا' (۶۴) انصاف بکنے لگے گا' (۶۵)
پولیس کی کثرت ہو جائے گی' (۶۶) قرآن کو نغمہ سرائی کا
ذریعہ بنا لیا جائے گا' (۶۷) درندوں کی کھال کے موزے
بنائے جائیں گے' (۶۸) اور امت کا پچھلا حصہ پہلے
لوگوں کو لعن طعن کرنے لگے گا' (۶۹) اس وقت سرخ
آندھی' (۷۰) زمین میں دھنس جانے' (۷۱) شکلیں بگڑ جانے
(۷۲) اور آسمان سے پتھر برسنے کے جیسے عذابوں کا
انتظار کیا جائے۔"

۴۵۔ عورت اور تجارت

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال بین یدی الساعۃ تسلیم الخاصۃ'

و نشو التجارة حتّٰی تعین المرأۃ زوجها علی التجارۃ ، و قطع الارحام و نشوالقلم و ظهور الشهادۃ الزور و کتمان شهادۃ الحق۔"

(اخرجہ احمد والبخاری فی الادب المفرد والحاکم وصححہ، درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت سے کچھ پہلے یہ علامتیں ظاہر ہوں گی: خاص خاص لوگوں کو سلام کہنا، تجارت کا یہاں تک پھیل جانا کہ عورتیں مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک اور مددگار ہوں گی، رشتہ داروں سے قطع تعلقی، قلم کا طوفان برپا ہونا، جھوٹی گواہی کا عام ہونا اور سچی گواہی کو چھپانا۔"

۴۶۔ بلند و بالا عمارتوں میں ڈینگیں مارنا

"عن ابن مسعود رضی اللہ عنه سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: ان من اشراط الساعة ان یمرّ الرجل فی المسجد لا یصلی فیه رکعتین، وان لا یسلم الرجل الّا علی من یعرفه، و ان یبرد الصبی الشیخ لفقرہ، و ان تتطاول الحفاۃ العراۃ رعاء الشاء فی البنیان۔"

(اخرجہ ابن مردویہ والبیہقی فی شعب الایمان۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سُنا ہے کہ

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی مسجد سے گزر جائے گا مگر اس میں دو رکعت نماز نہیں پڑھے گا اور یہ کہ آدمی صرف اپنی جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہے گا اور یہ کہ ایک معمولی بچّہ بھی بوڑھے آدمی کو محض اس کی تنگ دستی کی وجہ سے لتاڑے گا اور یہ کہ جو لوگ کبھی ننگے بھوکے بکریاں چرایا کرتے تھے وہی اونچی اونچی بلڈنگوں میں ڈینگیں ماریں گے۔"

۷۴۔ امّت کے زوال کی علامتیں

"عن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تزال الامۃ علی شریعۃ ما لم یظہر فیہم ثلاث، ما لم یقبض منہم العلم، و یکثر فیہم ولد الخبث، و یظہر فیہم السقارون، قالوا: وما السقارون؟ قال بشر یکونون فی آخر الزمان تکون تحیّتہم بینہم اذا تلاقوا التلاعن۔"

(اخرجہ احمد، وصحہ، وضعفہ الذہبی۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ یہ امّت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں، جب تک کہ ان سے علم (اور علماء) کو نہ اٹھا لیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے، اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں، صحابہؓ

نے عرض کیا "لعنت بازوں" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوچ کا تبادلہ کیا کریں گے۔"

۴۸۔ عرب کی تباہی

"عن طلحة بن مالك رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعة هلاك العرب۔" (اخرجہ ابن ابی شیبہ والبیہقی فی البعث در منثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربِ قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے۔"

۴۹۔ عالمگیر اور لاعلاج فتنہ

"عن حذيفة بن اليمان رضی اللہ عنہما قال يكون فتنة فيقوم لها رجال فيضربون خيشومها حتى تذهب، ثم يكون اخرى فيقوم لها رجال فيضربون خيشومها حتى تذهب، ثم تكون اخرى فيقوم لها رجال فيضربون خيشومها حتى تذهب، ثم تكون اخرى فيقوم لها رجال فيضربون خيشومها حتى تذهب، ثم تكون

الخامسة ـ وهی مجلّلة ـ تنشق فی الارض کما ینشق الماء"۔ (اخرجہ ابن ابی شیبہ درمنثور ص ۵۶ ج ۶)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بڑا فتنہ کھڑا ہوگا جس کے مقابلہ کے لیے کچھ مردانِ خدا کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ایسی ضربیں لگائیں گے جس سے وہ ختم ہو جائے گا۔ پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مرد کھڑے ہوں گے اور اس کی ناک پر ضرب لگا کر ختم کر دیں گے، پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی کچھ مردانِ کار کھڑے ہوں گے اور اس کا منہ توڑ دیں گے، پھر ایک اور فتنہ کھڑا ہوگا اس کے مقابلہ میں بھی اللہ کے کچھ بندے کھڑے ہوں گے اور اسے مٹا کر دم لیں گے۔ پھر پانچواں فتنہ برپا ہوگا جو عالمگیر ہوگا، یہ تمام روئے زمین میں سرایت کر جائے گا جس طرح پانی زمین میں سرایت کر جاتا ہے"۔

۵۰۔ آخری زمانہ کا سب سے بڑا فتنہ

"عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی ھذہ الامۃ اربع فتن آخرھا الفناء"۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ وابو داؤد۔ درمنثور ص ۵۶ ج ۶)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت میں خاص نوعیت کے چار فتنے ہوں گے ان میں آخری اور سب سے بڑا فتنہ راگ ورنگ اور گانا بجانا ہوگا۔"

۵۱۔ حسنِ قرأت کے مقابلوں کا فتنہ

"عن حذیفة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا القرآن بلحون العرب واصواتها، و ایاکم ولحون اھل العشق و لحون اھل الکتابین، وسیجئ بعدی قوم یرجّعون بالقرآن ترجیع الغناء والنّوح، لایجاوز حناجرھم، مفتونة قلوبھم و قلوب الذین یعجبھم شانھم۔"

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۱)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن کو عرب کے لب و لہجہ اور آواز میں پڑھا کرو، بوالہوسوں کے نغموں کی طرح پڑھنے اور یہود و نصاریٰ کے طرزِ قرأت سے بچو، میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن کو موسیقی اور نوحہ کی طرح گا گا کر پڑھا کریں گے، (قرآن ان کی زبان ہی زبان پر ہوگا) حلق سے بھی نیچے نہیں اترے گا، ان کے دل بھی فتنہ میں مبتلا ہوں گے اور ان لوگوں کے دل بھی جن کو ان کی نغمہ آرائی پسند آئے گی۔"

۵۲۔ عذابِ الٰہی کے اسباب

"عن عمران بن حصین رضی اللہ عنهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: فی هذه الامة خسف و مسخ وقذف، فقال رجل من المسلمین یا رسول اللہ ومتی ذالك؟ قال: اذا ظهرت القیان و المعازف، و شربت الخمور۔" (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس امّت میں زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور آسمان سے پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا، کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا جب گانے اور ناچنے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان ظاہر ہو جائے گا اور شرابیں اڑائی جائیں گی۔"

۵۳۔ فتنہ و فساد کا دور

"عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ورائکم ایاما یرفع فیها العلم و یکثر فیها الهرج قالوا یا رسول اللہ: ما الهرج؟ قال القتل۔"

(ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲)

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تمہارے بعد ایسا دور ہوگا جس میں علم اٹھا لیا جائے گا اور فتنہ وفساد عام ہوگا' صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ وفساد سے کیا مراد ہے؟ فرمایا قتل:"

۵۴۔ فتنہ کے دور میں عبادت کا اجر و ثواب

"عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال، العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الیّ:"

(صحیح مسلم ص ۴۰۶ ج ۲' ترمذی شریف ص ۴۳ ج ۲' مسند احمد ص ۲۰ ج ۵)

"حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ فتنہ وفساد کے زمانہ میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرکے آنا:"

۵۵۔ خیر سے بے بہرہ لوگوں کی بھیڑ

"عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یاخذ اللہ شریطتہ من اھل الارض' فیبقی منھا عجاج لا یعرفون معروفاً ولا ینکرون منکراً:"

(اخرجہ احمد والحاکم وصححہ۔ در منثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو زمین والوں سے چھین لے گا، پھر زمین پر خیر سے بے بہرہ لوگ رہ جائیں گے جو نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھیں گے، نہ کسی برائی کو برائی۔"

۵۶۔ ترقی پسندانہ ٹھاٹ باٹ

"عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ مرفوعاً۔ یکون فی آخر ھذہ الامۃ رجال یرکبون علی المیاثر حتی یاتوا ابواب المساجد، نساءھم کاسیات عاریات علی رؤسھن کاسنمۃ البخت العجاف العنوھن فانھن ملعونات لو کانت وراءکم امۃ من الامم لخدمتھم کما خدمکم نساء الامم قبلکم۔"

(اخرجہ الحاکم وصححہ۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹھ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے، ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، ان کے سروں پر لاغر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے، ان پر لعنت کرو، کیونکہ وہ ملعون ہیں، اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں۔"

۵۷۔ خدا کی لعنت و غضب میں صبح و شام

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول، ان طالت بك مدۃ یوشك ان تری قوماً یغدون فی سخط اللہ و یروحون فی لعنتہ، فی ایدیھم مثل اذناب البقر۔"
(اخرجہ احمد و مسلم والحاکم وصححہ، درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو بعید نہیں کہ تم ایسے لوگوں کو دیکھو جن کی صبح و شام اللہ کے غضب و لعنت میں بسر ہو گی، ان کے ہاتھ میں بیل کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے۔"

۵۸۔ حالات میں روز افزوں شدّت

"عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا یزداد الامر الّا شدّۃ ولا المال الّا افاضۃ ولا تقوم الساعۃ الّا علیٰ شرار خلقہ۔"
(رواہ الطبرانی وصححہ۔ درمنثور ص ۵۵ ج ۶)

"حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ حالات میں دن بدن شدت پیدا ہوتی جائے گی، مال میں برابر اضافہ ہوتا جائے گا اور قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم

ہو گی (نیک لوگ یکے بعد دیگرے اٹھا لیے جائیں گے)۔"

۵۹۔ کیا ایسا بھی ہو گا؟

"عن موسیٰ بن ابی عیسیٰ المدینی رحمہ اللہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا فسق فتیانکم و طغیٰ نساءکم؟ قالوا: یارسول اللہ وان ذالک لکائن؟ قال: نعم و اشد منہ، کیف بکم اذا لم تامروا بالمعروف و تنھوا عن المنکر؟ قالوا: یا رسول اللہ و ان ذالک لکائن؟ قال: نعم و اشد منہ کیف بکم اذا رأیتم المنکر معروفاً و المعروف منکراً۔"

(کتاب الرقائق لابن مبارک ص ۴۸۴)

"موسیٰ بن ابی عیسیٰ مدینی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تمہارے نوجوان بدکار ہو جائیں گے اور تمہاری لڑکیاں اور عورتیں تمام حدود پھلانگ جائیں گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا: ہاں اور اس سے بھی بڑھ کر۔ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب نہ تم بھلائی کا حکم کرو گے نہ برائی سے منع کرو گے، صحابہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا ہاں، اور اس سے بھی بدتر، اس وقت تم پر کیا گزرے گی جب تم برائی کو بھلائی اور بھلائی کو برائی سمجھنے لگو گے۔"

۶۰۔ عورتوں کی فرمانبرداری

"عن ابی هریرة رضی الله عنه قال، قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتخذ الفئ دولاً، والامانة مغنماً والزکوٰة مغرماً، و تعلم لغیر الدین، و اطاع الرجل امرأته و عق امه، و ادنی صدیقه و اقصی اباه، و ظهرت الاصوات فی المساجد، و ساد القبیلة فاسقهم، وکان زعیم القوم ارذلهم، و اکرم الرجل مخافة شره، و ظهرت القینات و المعازف و شربت الخمور، ولعن اٰخر هذه الامة اولها، فلیرتقبوا عند ذالك ریحاً حمراء و زلزلة و خسفاً و مسخاً و قذفاً و اٰیاتٍ تتابع کنظام بالٍ قطع سلکه فتتابع" (جامع ترمذی ص ۴۴ ج ۲)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مال غنیمت کو دولت، امانت کو غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے، دنیا کمانے کے لیے علم حاصل کیا جائے، مرد اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی، اپنے دوست کو قریب کرے اور باپ کو دُور، اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، قبیلے کا بدکار ان کا سردار بن بیٹھے، اور رذیل آدمی قوم کا قائد (چوہدری) بن جائے، آدمی کی عزت محض اس کے ظلم سے بچنے کے لیے کی جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان عام ہوجائے،

شرابیں پی جانے لگیں اور پچھلے لوگ پہلوں کو لعن طعن سے یاد کریں، اس وقت سُرخ آندھی، زلزلہ، زمین میں دھنس جانے، شکلیں بگڑ جانے، آسمان سے پتھر برسنے اور طرح طرح کے لگاتار عذابوں کا انتظار کرو جس طرح کسی بوسیدہ ہار کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے موتیوں کا تانتا بندھ جاتا ہے۔"

۶۱۔ زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا

"عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امّتی خمس عشرۃ خصلۃ حلّ بھا البلاء، قیل وما ھی یا رسول اللّٰہ! قال: اذا کان المغنم دولاً، والامانۃ مغنما، والزکوٰۃ مغرماً، واطاع الرجل زوجتہٗ وعقّ امّہٗ وبرّ صدیقہ وجفا اباہ، وارتفعت الاصوات فی المساجد، وکان زعیم القوم ارذلھم، واکرم الرجل مخافۃ شرّہٖ، وشربت الخمور، ولبس الحریرُ واتخذت القیان والمعازف، ولعن اٰخر ھذہ الامّۃ اوّلھا، فلیرتقبوا عند ذالك ریحاً حمراء او خسفاً او مسخاً۔" (ترمذی شریف ص ۴۴ ج ۲)

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میری امّت پندرہ کام کرنے لگے گی اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ

پڑے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جب غنیمت دولت بن جائے، امانت کو غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے، زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس سمجھا جائے، مرد اپنی بیوی کا کہا مانے اور ماں سے بدسلوکی کرے، دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں، سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے، آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے، شراب نوشی عام ہو جائے، ریشمی لباس پہنا جائے، گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے اس وقت سرخ آندھی، زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا چاہیئے۔"

۶۲۔ مساجد کی بے حرمتی

"عن الحسن رحمه الله مرسلاً قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان يكون حديثهم في مساجدهم في امر دنياهم فلا تجالسوهم فليس لله فيهم حاجة۔"

(رواه البيهقي في شعب الايمان. مشكوٰة ص ۷۱)

"حضرت حسن رحمہ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے، تم ان کے پاس نہ بیٹھنا، اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں۔"

۶۳۔ جاہل مفتی

"عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعاً ینتزعہ من العباد ولکن یقبض العلم بقبض العلماء، حتّٰی اذا لم یبق عالماً اتخذ الناس رؤساً جھالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلّوا و اضلّوا"

(متفق علیہ مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ص ۳۳)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے سینے سے نکال لے، بلکہ علماء کو ایک ایک کر کے اُٹھاتا رہے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے، ان سے مسائل پوچھیں گے وہ جانے بوجھے بغیر فتویٰ دیں گے، وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔"

۶۴۔ علماء اور حکّام

"عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناساً من امتی سیتفقّھون فی الدین و یقرؤن القراٰن، یقولون نأتی الامراء فنصیب من دنیاھم و نعتزلھم بدیننا، ولا یکون ذالک کما لا

يجتنى من القتاد الا الشوك، كذالك لا يجتنى من قربهم الا قال محمد بن الصباح كانه يعنى الخطايا ۔

(ابن ماجہ ص ۲۲)

"حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امّت میں ایک جماعت ہو گی جو دین کا قانون خوب حاصل کرلے گی اور قرآن بھی پڑھے گی، پھر وہ کہیں گے آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جاکر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں لیکن ایسا نہیں ہوسکتا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اسی طرح ان حکام کے پاس جاکر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔"

۶۵۔ دین کی باتوں کو اُلٹ دیا جائے گا

"عن عائشة رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان اوّل ما يكفاء۔ قال زيد بن يحيىٰ الراوى يعنى الاسلام۔ كما يكفاء الاناء يعنى الخمر قيل نكيف يارسول الله! وقد بيّن الله فيها ما بيّن؟ قال يسمّونها بغير اسمها فيستحلونها۔"

(رواه الدارمی مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۰)

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ دین کی سب سے پہلی

چیز جو برتن کی طرح اُلٹی جائے گی وہ شراب ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حرمت کو صاف صاف بیان فرما دیا ہے، فرمایا: کوئی اور نام رکھ کر اسے حلال کرلیں گے۔"

٦٦۔ تباہی کی اصل بنیاد

"عن عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فو اللہ لا الفقر اخشٰی علیکم ولکن اخشٰی علیکم ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم۔"

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۰)

"حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خطرہ نہیں، بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا تم پر اس طرح پھیلا دی جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر پھیلائی گئی پھر تم ایک دوسرے پر اس پر حرص کرنے لگو جس طرح پہلی امتوں نے حرص کی پھر وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر ڈالے جس طرح اس نے پہلوں کو ہلاک کر دیا۔"

٦٧۔ یہود و نصاریٰ کی نقالی

"عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعنّ سنن من قبلکم شبراً بشبرٍ و ذراعاً بذراعٍ، حتّٰی لو دخلوا جحر ضب تبعتموھم قیل یا رسول اللہ الیھود و النصاریٰ قال فمن؟ (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۴۵۸) و عند الترمذی ص ۸۹ ج ۲ عن عبداللہ بن عمرو حتّٰی ان کان منھم من اتٰی امّہ علانیۃً لکان فی امّتی من یصنع ذالک۔"

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی ٹھیک پہلی امتوں کے نقش قدم پر چل کر رہو گے حتّٰی کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے تو تم بھی اس میں گھس کر رہو گے، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پہلی امتوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا، اور کون؟ ایک روایت میں ہے کہ اگر ان میں کسی نے اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کی ہوگی تو میری امت میں بھی اس قماش کے لوگ ہوں گے۔" (معاذ اللہ)

٦٨۔ اندھا دھند قتل

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لا تذھب الدنیا

حتی یاتی علی الناس یومٌ لا یدری القاتل فیم قَتَلَ ولا المقتول فیم قُتِلَ ، فقیل کیف یکون ذالک ؟ قال الھرج القاتل و المقتول فی النار "

(رواہ مسلم ص ۳۹۴ ج ۲ ۔ مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دور نہ آجائے جس میں نہ قاتل کو یہ بحث ہوگی کہ اس نے کیوں قتل کیا، نہ مقتول کو یہ خبر ہوگی کہ وہ کس جُرم میں قتل کیا گیا، عرض کیا گیا : ایسا کیوں ہوگا ؟ فرمایا : فساد عام ہوگا، قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے "

٦٩ ۔ بد سے بدتر دور

"عن الزبیر بن عدی رحمہ اللہ قال اتینا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فشکونا الیہ ما نلقٰی من الحجّاج فقال اصبروا، فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم "

(رواہ البخاری ص ۱۰۴۷ ج ۲ ، مشکوٰۃ ص ۴۶۳)

" زبیر بن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان مصائب کی شکایت کی جو حجاج کی طرف سے پیش آرہے تھے ،

انہوں نے سُن کر فرمایا: صبر کرو، تم پر جو دور بھی آئے گا اس کے بعد کا دور اس سے بھی بدتر ہوگا، یہاں تک کر تم اپنے رب سے جا ملو، میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سُنا ہے۔"

۷۰۔ تباہ کن گناہوں پر جرأت

"عن انس رضی اللہ عنہ قال انکم لتعملون اعمالاً ھی ادق فی اعینکم من الشعر، کنا نعدّھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المھلکات۔"

(رواہ البخاری کما فی المشکوٰۃ ص ۴۵۸ ورواہ الامام احمد فی کتاب الزہد ص ۱۹۵ من حدیث ابی سعید الخدریؓ)۔

"حضرت انس اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض اعمال کرتے ہو جو تمہاری نظر میں تو بال سے بھی باریک (یعنی معمولی) ہوتے ہیں مگر ہم انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں "تباہ کن" شمار کیا کرتے تھے۔"

۷۱۔ لگاتار فتنے

"عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فنزلنا منزلاً فمنا من یصرب خباءہ و منّا من ینتضل اذ نادیٰ منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ جامعۃ فانتھیت الیہ

وهو يخطب الناس و يقول، ايها الناس انه لم يكن نبي قبلي الّا كان حقًا عليه ان يدلّ امّته على ما يعلمه خيراً لهم، وينذرهم ما يعلمه شرّاً لهم، الا وان عافية هذه الامة في اولها، وسيصيب آخرها بلاء و فتن يرفق بعضها بعضاً، تجيئ الفتنة، فيقول المؤمن هذه تهلكني، ثم تنكشف ثم تجيئ فيقول هذه و هذه، ثم تجيئ فيقول هذه و هذه ثم تنكشف، فمن احبّ ان يزحزح عن النار و يدخل الجنّة فلتدركه منيّته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر و يأتي الى الناس ما يحبّ ان يؤتى اليه و من بايع اماماً فاعطا صفقة يده و ثمرة قلبه فليطعه ما استطاع۔"

(صحیح مسلم ص ۱۲۶ ج ۲، نسائی ص ۱۸۴ ج ۲، ابن ماجہ ص ۲۸۴، مسند احمد ص ۱۹۱ ج ۲، بیہقی ص ۱۶۹ ج ۸)

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا، ہم میں سے بعض خیمے لگا رہے تھے، بعض تیراندازی کی مشق کر رہے تھے، اچانک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے اعلان کیا کہ نماز تیار ہے، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے، لوگو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے اس کا فرض تھا کہ اپنی امت کو وہ چیزیں بتلائے جنہیں وہ ان کے لیے بہتر سمجھتا ہے اور ان چیزوں سے ڈرائے جن کو ان کے لیے برا سمجھتا ہے۔ سنو! اس امت کی عافیت پہلے حصہ میں ہے اور امت کے پچھلے

حصہ کو ایسے مصائب اور فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا پس مومن یہ سمجھے گا کہ یہ مجھے ہلاک کر دے گا، پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا، تیسرا فتنہ آتا رہے گا اور مومن کو ہر فتنہ سے یہی خطرہ ہو گا کہ وہ اسے تباہ وبرباد کر دے گا، پس جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اسے دوزخ سے نجات ملے اور وہ جنت میں داخل ہو، اس کی موت اس حالت میں آنی چاہیے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں سے وہی معاملہ برتے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس شخص نے کسی امام کی بیعت کرلی اور اسے عہد و پیمان دے دیا پھر اسے جہاں تک ممکن ہو اس کی فرمانبرداری کرنی چاہیے۔

۷۲۔ خدا کی زمین تنگ ہوجائیگی

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل باُمتی فی آخر الزمان بلاء شدید من سلطانھم حتی تضیق علیھم الارض فیبعث اللہ رجلاً من عترتی فیملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً، یرضی عنہ ساکن السماء و ساکن الارض، لا تدّخر الارض من بذرھا شیئاً الّا اخرجتہ ولا السماء شیئاً من قطرھا الّا صبّتہ یعیش فیھم سبع سنین او ثمان او تسع"۔

(ترمذی ص ۴۶ ج ۲)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانہ میں میری امّت پر ان کے حاکموں کی جانب سے ایسے مصائب ٹوٹ پڑیں گے کہ ان پر خدا کی زمین تنگ ہوجائے گی، اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد سے ایک شخص (مہدی علیہ السلام) کو کھڑا کریں گے جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، ان سے زمین والے بھی راضی ہوں گے اور آسمان والے بھی، ان کے زمانہ میں زمین اپنی تمام پیداوار اُگل دے گی اور آسمان سے خوب بارش ہوگی وہ ان میں سات یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔"

۷۳۔ فتنہ زدہ قلوب

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عوداً عوداً، فای قلب اشربہا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرہا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء، حتی تصیر علی قلبین علی ابیض مثل الصفا فلا تضرّہ فتنۃ ما دامت السمٰوٰت و الارض، والاٰخر اسود مرباداً کالکوز مجخیاً، لا یعرف معروفاً ولا ینکر منکراً الا ما اشرب من ھواہ۔" (صحیح مسلم ص ۸۲ ج ۱)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سُنا ہے' آپؐ فرماتے تھے کہ فتنے دلوں میں اسی طرح یکے بعد دیگرے در آئیں گے جس طرح چٹائی میں یکے بعد دیگرے ایک ایک تنکا در آتا ہے' چنانچہ جس دل نے ان فتنوں کو قبول کر لیا اور وہ اُس میں پوری طرح رچ بس گئے اس پر (ہر فتنہ کے عوض) ایک سیاہ نقطہ لگتا جائے گا' اور جس قلب نے ان کو قبول نہ کیا اس پر (ہر فتنہ کو رد کر دینے کے عوض) ایک سفید نقطہ لگتا جائے گا' یہاں تک کہ دلوں کی دو قسمیں ہو جائیں گی' ایک سنگِ مرمر جیسا سفید کہ اسے رہتی دنیا تک کوئی فتنہ نقصان نہیں دے گا' اور دوسرا خاکستری رنگ کا سیاہ' اُلٹے کوزے کی طرح (کہ خیر کی کوئی بات اس میں نہیں ٹکے گی) یہ بجز ان خواہشات کے جو اس میں رچ بس گئی ہیں نہ کسی نیکی کو نیکی سمجھے گا' نہ کسی بُرائی کو برائی (اس کے نزدیک نیکی اور بدی کا معیار بس اپنی خواہش ہو گی)۔"

۷۴۔ دلوں سے امانت نکل جائے گی

"عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثین، رأیت احدھما و انا انتظر الأخر، حدثنا انّ الامانۃ نزلت فی جذر

قلوب الرجال، ثم علموا من القرآن، ثم علموا من السنّة، وحدثنا عن رفعها، قال: ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل اثر الوكت، ثم ينام النومة فتقبض، فيبقٰى اثرها مثل اثر المجل، كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبراً و ليس فيه شئٌ، ويصبح الناس يتبايعون ولا يكاد احد يؤدى الامانة، فيقال ان فى بنى فلان رجلا امينا، و يقال للرجل ما اعقله وما اظرفه وما اجلده، وما فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمانٍ"

(مشکوٰۃ شریف ص ۴٦١، بخاری شریف ص ١٠٥٠ ج ٢)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں بتلائیں، ایک تو میں نے آنکھوں سے دیکھ لی، اور دوسری کا منتظر ہوں، پہلی بات آپ نے یہ بتلائی، کہ امانت (نورِ ایمان) لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترا، بعد ازاں انہوں نے قرآن سیکھا، پھر سنّت کا علم حاصل کیا (اس کا مشاہدہ تو میں نے خود کر لیا ہے) دوسری بات آپ نے امانت کے اُٹھ جانے کے بارے میں فرمائی۔ فرمایا کہ آدمی ایک دفعہ سوئے گا تو امانت کا کچھ حصّہ اس کے دل سے نکال لیا جائے گا چنانچہ تل کے نشان کی طرح اس کا نشان رہ جائے گا، پھر دوبارہ سوئے گا تو امانت کا بقیہ حصّہ بھی

قبض کر لیا جائے گا، اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم اپنے پاؤں پر آگ کا انگارہ کھینچو تو آبلہ اُبھرا ہوا نظر آئے گا مگر اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا، اور دن بھر لوگ خرید و فروخت کریں گے لیکن ایک بھی آدمی مشکل سے ایسا نہیں مل سکے گا جو امانت ادا کرتا ہو، چنانچہ (دیانت کا اس قدر قحط ہو گا) کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امانت دار ہے، اور (بدمذاقی کا یہ حال ہو گا) کہ ایک آدمی کے متعلق یہ کہا جائے گا، واہ وا! کتنا عقلمند آدمی ہے، کتنا زندہ دل ہے، کتنا بہادر ہے، (وہ ایسا ہے، ویسا ہے) حالانکہ اس بندۂ خدا کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تو ایمان نہیں ہو گا۔"

۷۵۔ انسانی لباس میں شیطان

عن حذیفة رضی اللہ عنه قال کان الناس یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافة ان یدرکنی قال قلت یارسول اللہ! انا کنا فی جاھلیة و شرٍ فجاءنا اللہ بھذا الخیر، فھل بعد ھذا الخیر من شرٍ؟ قال نعم، قلت وھل بعد ذالك الشر من خیر؟ قال نعم، و فیه دخن، قلت و ما دخنه، قال قوم یستنّون بغیر سُنّتی، ویھدون

بغیر ھدیی، تعرف منھم و تنکر، قلت فھل بعد ذالك الخیر من شرٍ؟ قال: نعم! دعاةٌ علیٰ ابواب جھنم، من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا۔ قلت یا رسول اللّٰہ صفھم لنا، قال: ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا، قلت: فما تأمرنی ان ادرکنی ذالك؟ قال: تلزم جماعة المسلمین و امامھم، قلت: فان لم یکن لھم جماعة ولا امام؟ قال: فاعتزل تلك الفرق کلّھا و لو ان تعض باصل شجرة حتیٰ یدرکك الموت و انت علیٰ ذالك"

(مشکوٰۃ ص ۴۶۱، بخاری ص ۱۰۴۹ ج ۲)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں آپؐ سے شر کے بارے میں تحقیق کیا کرتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے لاعلمی کی وجہ سے پہنچ جائے، فرماتے ہیں، میں نے (ایک دفعہ) عرض کیا یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر میں پھنسے ہوئے تھے، حق تعالےٰ شانہٗ نے (آپ کی بدولت) ہمارے پاس یہ خیر بھیج دی (یعنی اسلام) تو کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا؟ فرمایا: ہاں، میں نے کہا اور اس شر کے بعد کوئی خیر ہو گی؟ فرمایا ہاں، مگر اس میں کدورت ہو گی، میں نے کہا کدورت کیا ہو گی؟ فرمایا کچھ لوگ ہوں گے جو میری سنت کے بجائے دوسری چیزوں کی تلقین کریں

گے، ان میں نیک و بد کی آمیزش ہو گی، میں نے کہا اچھا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہو گا ؟ فرمایا : ہاں! جہنم کے دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی دعوت پر لبیک کہے گا، اسے جہنم میں جھونک دیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ! ذرا ان کا حال تو بیان فرمائیے، فرمایا وہ ہماری ہی قوم سے ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے (یعنی اسلام کے مدعی ہوں گے اور اسلامی اصطلاحات کو مطلب براری کے لیے استعمال کریں گے) میں نے عرض کیا، اگر یہ بُرا وقت مجھ پر آجائے تو آپ مجھے کیا ہدایت فرماتے ہیں، فرمایا! مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چمٹے رہنا، میں نے کہا اگر اس وقت نہ مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام تو پھر؟ فرمایا : پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑیں جگہ بنانا پڑے، حتٰی کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔

و فی روایۃ المسلم قال : یکون بعدی ائمۃ لایھتدون بھدیی ولا یستنون بسنتی و سیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس، قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذالک ؟ قال تسمع و تطیع الامیر و ان ضرب ظھرک و اخذ مالک فاسمع و اطع ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۴۶۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد کچھ مقتدا

اور حکام ہوں گے جو نہ میری سیرت پر چلیں گے نہ میری سنت کو اپنائیں گے، ان میں کچھ ایسے لوگ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب انسانی جسم میں شیاطین کے قلوب ہوں گے، حضرت حذیفہ رض فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر یہ بُرا وقت مجھ پر آجائے تو مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ فرمایا (جائز امور میں) امیر کی سمع و طاعت بجا لانا خواہ وہ تیری کمر پر کوڑے مارے اور تیرا مال لوٹ لے تب بھی سمع و طاعت بجا لانا۔"

۷۶۔ بدعملی کے نتائج

"عن زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ قال: ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئًا فقال ذاك عند اوان ذهاب العلم، قلت یا رسول اللہ! وکیف یذهب العلم؟ و نحن نقرأ القرآن و نقرئه ابناءنا، و یقرئه ابناءنا ابناءهم الی یوم القیامة فقال: ثکلتك امك زیاد! ان کنت لا راك من افقه رجلٍ بالمدینة، او لیس هٰذه الیهود و النصارٰی یقرءون التوراة و الانجیل لا یعلمون بشئ مما فیهما۔"

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۸)

"حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ہولناک چیز

کا تذکرہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگا جب علم جاتا رہے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور علم کیسے جاتا رہے گا جبکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بچوں کو پڑھاتے ہیں، ہماری اولاد اپنی اولاد کو پڑھائے گی اور تاقیامت یہ سلسلہ جاری رہے گا؟ فرمایا: زیاد! تیری ماں تجھے گم پائے' (یعنی تو مرجائے) میں تو تجھے مدینہ کے فقیہ تر لوگوں میں سے سمجھتا تھا' (مگر تعجب ہے کہ تم تو اتنی سی بات کو بھی نہیں سمجھ پائے' آخر تمہیں علم کے اُٹھ جانے پر تعجب کیوں ہونے لگا) کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات و انجیل نہیں پڑھتے؟ لیکن ان کی کسی بات پر بھی تو عمل نہیں کرتے (اسی بدعملی کے نتیجہ میں یہ امّت بھی وحی کی برکات کھو بیٹھے گی' پس بے معنیٰ قیل و قال رہ جائے گی۔)"

۷۷۔ اختلاف کی نحوست

"اخرج البیهقی عن ابن اسحٰق فی خطبة ابی بکر الصدیق رضی الله عنه یومئذٍ (ای یوم سقیفة بنی ساعدة) قال: و انه لا یحل ان یکون للمسلمین امیران فانه مهما یکن ذالك یختلف امرهم واحکامهم و تتفرق جماعتهم و یتنازعوا فیما بینهم هنالك تترك السنة و تظهر البدعة و تعظم الفتنة و لیس لاحد علی ذالك صلاح۔" (حیاة الصحابہ ص ۱ ج ۲)

"امام بیہقی نے بروایت ابن اسحٰق نقل کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سقیفۂ بنی ساعدہ کے دن) یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں، کیونکہ جب کبھی ایسا ہو گا ان کے احکام و معاملات میں اختلاف رونما ہو جائے گا، ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہو جائے گی اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے، اس وقت سُنت ترک کر دی جائے گی، بدعت ظاہر ہو گی اور عظیم فتنہ برپا ہو گا اور اس حالت میں کسی کے لیے بھی خیر و صلاح نہیں ہو گی۔"

۷۸۔ حُکّام کی غلط روی پر نہ ٹوکنا

"عن معاویة بن ابی سفیان رضی اللّٰہ عنہما انہ صعد المنبر یوم القمامة فقال عند خطبتہ: انما المال مالنا، والفیئ فیئنا، فمن شئنا اعطیناہ و من شئنا منعناہ، فلم یُجبہ احد، فلما کان فی الجمعة الثالثة قال مثل مقالتہ، فقام الیہ رجل ممن حضر المسجد فقال كلاّ! انما المال مالنا و الفیئ فیئنا، فمن حال بیننا و بینہ حاکمناہ الی اللّٰہ باسیافنا، فنزل معاویة رضی اللّٰہ عنہ فارسل الی الرجل فادخلہ، فقال القوم: ھلك الرجل، ثم دخل الناس فوجدو الرجل معہ علی السریر فقال معاویة رضی اللّٰہ

عنه ، للناس ان هذا احیانی احیاه اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : سیکون بعدی امراء یقولون و لا یرد علیهم ، یتقاحمون فی النار کما تتقاحم القردة ، و انی تکلّمت اوّل جمعة فلم یردّ علیّ احد ، فخشیت ان اکون منهم ، ثم تکلّمت فی الجمعة الثانیة فلم یردّ علیّ احد ، فقلت فی نفسی : انی من القوم ، ثم تکلّمت فی الجمعة الثالثة فقام هذا الرجل فردّ علیّ ، فاحیانی احیاه اللہ۔"
(حیاۃ الصحابہ ص ٦٨ ج ٢)

"حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ "قمامہ" کے دن منبر پر تشریف لے گئے اور دوران خطبہ فرمایا مال ہمارا مال ہے ، اور فئ ہماری فئ ہے ، ہم جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں ، ان کو کسی نے جواب نہیں دیا۔ آئندہ جمعہ کے خطبہ میں پھر یہی فرمایا ، اس وقت بھی کسی نے اس کا جواب نہیں دیا پھر تیسرے جمعہ کو بھی یہی فرمایا ، یہ سُن کر حاضرینِ مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا : ہرگز نہیں مال ہمارا مال ہے اور فئ ہماری فئ ہے ، پس جو شخص ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا ہم اپنی تلوار کے ذریعہ اس کا محاکمہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کریں گے ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ منبر سے اترے اور نماز جمعہ کے بعد اس شخص کو اپنی قیامگاہ پر بلایا ،

لوگوں نے آپس میں کہا یہ آدمی تو مارا گیا، پھر دوسرے لوگ حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ وہ شخص چارپائی پر حضرت معاویہؓ کے ساتھ بیٹھا ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے فرمایا: اس شخص نے مجھے موت سے بچا لیا. اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے، آپؐ فرماتے تھے کہ میرے بعد کے زمانہ میں کچھ حاکم ہوں گے جو الٹی سیدھی کہیں گے مگر کسی کو ان کے ٹوکنے کی ہمت نہیں ہوگی، یہ سب لوگ جہنم میں گھسیں گے جس طرح بندر گھستے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے (بطور امتحان) پہلے جمعہ کو وہ بات کہی مگر کسی نے مجھے ٹوکا نہیں، مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں میں بھی انہی حاکموں میں سے نہ ہوں، پھر دوسرے جمعہ کو یہی بات کہی اور کسی نے مجھے نہیں ٹوکا تو مجھے یقین ہو چلا کہ میرا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے، پھر میں نے تیسرے جمعہ کو یہی بات کہی تو اس شخص نے کھڑے ہو کر مجھے ٹوک دیا، پس اس نے مجھے زندہ کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے جیتا رکھے۔"

۷۹۔ نااہلوں کی حکومت

عن رافع الطائیؒ قال: صحبت ابابکر رضی اللّٰہ

عنه فی غزوة فلما قفلنا قلت : یا ابابکر : اوصنی
قال اقم الصلوٰة المکتوبة لوقتها ، وادّ زکوٰة مالك
طیبة بها نفسك ، و صم رمضان و احجج البیت
و اعلم ان الهجرة فی الاسلام حسن ، و ان الجهاد
فی الهجرة حسنٌ ، ولا تکن امیرا ، ثم قال هذه
الامارة التی تری الیوم سیرة قد اوشکت ان
تفشو وتکثر حتّٰی ینالها من لیس لها باهل، وانه
من یکن امیراً فانّه من اطول الناس حساباً واغلظه
عذاباً ، و من لا یکون امیراً فانه من ایسر الناس
حساباً ، و اهونه عذاباً ، لان الامراء اقرب الناس
من ظلم المؤمنین ، و من یظلم المؤمنین فانما
یخفر الله ، هم جیران الله و هم عباد الله ، والله
ان احدکم لتصاب شاة جاره او بعیر جاره فیبیت
وارم العضل یقول ، شاة جاری او بعیر جاری ،
فان الله احق ان یغضب لجیرانه "
(اخرجه ابن المبارک فی الزہد، کنز العمال ص ۵۲، ج ۵)

رافع طائی کہتے ہیں، میں ایک جہاد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا رفیق تھا، واپسی پر میں نے کہا: اے ابوبکرؓ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے، فرمایا: فرض نمازیں ٹھیک وقت پر پڑھا کرو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوشدلی سے دیا کرو، رمضان کے روزے رکھو.........
اور بیت اللہ کا حج کیا کرو، دیکھو! اسلام میں ہجرت بڑی اچھی بات ہے، اور ہجرت میں جہاد بہت خوب ہے، اور حاکم نہ بننا! پھر فرمایا: یہ امارت جو آج تمہیں

ٹھنڈی نظر آتی ہے، بہت جلد یہ پھیل جائے گی اور زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے حالانکہ جو شخص حاکم بن جاتا ہے اس کا حساب طویل تر اور عذاب سخت تر ہوگا، اور جو شخص امیر نہ بنے اس کا حساب نسبتاً آسان اور عذاب ہلکا ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ حکام کو مسلمانوں پر ظلم کا موقع نسبتاً زیادہ ملتا ہے اور جو شخص مسلمانوں پر ظلم کرتا ہے وہ عہدِ خداوندی کو توڑتا ہے، اہلِ ایمان، اللہ کے ہمسائے اور اس کے بندے ہیں، تم میں سے کسی کے ہمسائے کی بکری یا اونٹ کو آفت پہنچے تو ساری رات پریشانی میں گزارتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے ہمسائے کی بکری، میرے ہمسائے کا اونٹ، پس یقیناً اللہ تعالےٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنے ہمسائے کی تکلیف پر غضب ناک ہو۔"

۸۰۔ ظاہر و باطن کا اختلاف

"عن محمد بن سوقة قال : اتيت نعيم بن ابی هند فاخرج الی صحيفة فاذا فيها :

'من ابی عبيدة بن الجراح و معاذ بن جبل الی عمر بن الخطاب'.

سلامٌ عليك، اما بعد: فانّا عهدناك و امر نفسك لك مُهمّ، فاصبحت قدوليت امر هذه الامة احمرها و اسودها، يجلس بين يديك الشريف و الوضيع، والعدو والصديق، ولكل حصته من العدلَ فانظر كيف انت عند ذالك يا عمر! فانّا نحذرك يوماً تعنى فيه الوجوه، و تجف فيه القلوب، وتنقطع فيه الحجج لحجة ملك قهرهم بجبروته فالخلق وداخرون لهُ، يرجون رحمتهُ، و يخافون عقابه و انا كنا نحدث انّ امر هذه الامة سيرجع فى اخر زمانها الى ان يكونوا اخوان العلانية، اعداء السريرةً و انا نعوذ بالله ان ينزل كتابنا اليك سوى المنزل الذى نزل من قلوبنا، فانما كتبنا به نصيحة لك. والسلام عليك"

فكتب اليهما عمر بن الخطاب رضى الله عنه،

"من عمر بن الخطاب الى ابى عبيدة و معاذ،

سلام عليكما، اما بعد: اتانى كتابكما تذكران انكما. عهدتمانى و امر نفسى مهم فاصبحت قد وليت امر هذه الامة احمرها و اسودها يجلس بين يدىّ الشريف والوضيع و العدوّ و الصديق، ولكل حصته من العدل، كتبتما: فانظر كيف انت عند ذالك ياعمر! و انه لاحول ولا قوة لعمر عند ذالك الاّ بالله عزّ وجلّ، و كتبتما تحذرانى ما حذرت منه الامم قبلنا، و قديماً كان اختلاف الليل و النهار

بأجال الناس يقربان كل بعيد، ويبليان كل جديد، ويأتيان بكل موعود، حتى يصير الناس الى منازلهم من الجنة والنار. كتبتمانى تحذرانى ان امر هذه الامة سيرجع فى أخر زمانها الى ان يكونوا اخوان العلانية اعداء السريرة ولستم باولئك، وليس هذا بزمان ذاك، وذالك زمان تظهر فيه الرغبة والرهبة تكون رغبة الناس بعضهم الى بعض لا صلاح دنيا هم. كتبتما تعوذانى بالله ان انزل كتابكما سوى المنزل الذى نزل من قلوبكما وانكما كتبتما به نصيحة وقد صدقتما، فلا تدعا الكتاب الى فانه لاغنى لى عنكما، والسلام عليكما۔" (کنز ص ۱۶۰ ج ۱۶، مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۶۶ ج ۱۳)

محمد بن سوقہ کہتے ہیں، میں نعیم بن ابی ہند کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے ایک خط دکھایا جس میں لکھا تھا:

از طرف ابوعبیدہ بن جراحؓ و معاذ بن جبلؓ
بخدمت عمر بن خطابؓ۔

السلام علیکم ـــ ہم آپ کو آپ کے منصب کی نزاکت کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ اس امت کے سیاہ و سفید کا معاملہ آپ کے سپرد ہے، آپ کے سامنے شریف بھی پیش ہوگا اور رذیل بھی، دوست بھی اور دشمن بھی، اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حق ملنا چاہیئے، اب

آپ کو دیکھنا یہ ہے کہ اس موقع پر آپ کا طرزِ عمل کیا ہو گا، ہم آپ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس میں چہرے سرنگوں اور دل خشک ہوں گے، خدائے قہار کی حجت کے سامنے سب کی حجتیں دھری رہ جائیں گی، ساری مخلوق اس کے سامنے ناک رگڑتی ہو گی، لوگ اس کی رحمت کے امیدوار ہوں گے اور اس کے عذاب سے ترساں و لرزاں ہوں گے، اور ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ آخری زمانہ میں اس امت کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ لوگ بظاہر بھائی بھائی ہوں گے مگر دلوں میں ایک دوسرے کی عداوت ہو گی۔ ہم نے یہ خط آپ کو محض ازراہِ خیر خواہی لکھا ہے، خدارا اس خط کو اس دلی خیر خواہی کے علاوہ کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا:

"از طرف عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بخدمت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ و معاذ رضی اللہ عنہ،

السلام علیکم! اما بعد: آپ کا خط ملا جس میں آپ نے یہ ذکر کیا کہ آپ حضرات میرے منصب کی نزاکت کی طرف مجھے متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اس امت کے سیاہ و سفید کا معاملہ میرے سپرد ہو چکا ہے اور میرے سامنے شریف بھی پیش ہو گا اور رذیل بھی، دوست بھی اور دشمن بھی اور ہر ایک کو اس کے انصاف کا حصہ ملنا چاہیئے، آپ نے لکھا تھا کہ اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ میرا

طرزِ عمل کیا ہو گا' (جواباً گزارش ہے کہ) اس موقع پر عمر کو بدی سے بچنے اور راستی پر جمنے کے لیے خدائی توفیق کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔

آپ نے مجھے اس چیز سے بھی ڈرایا ہے جس سے پہلی امتوں کو ڈرایا گیا تھا' قدیم زمانہ ہی سے لیل و نہار کی گردش انسانوں کی مدتِ مہلت کو گھٹاتی چلی آئی ہے' دن اور رات دور کو نزدیک اور نئے کو کہنہ کر رہے ہیں اور ہر وعدہ کی چیز کو اپنے وقت پر لے آتے ہیں' یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگ اپنی اپنی جگہ پہنچ جائیں گے یعنی جنت یا دوزخ میں۔

آپ نے مجھے آگاہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ آخری زمانہ میں اس امّت کی حالت ایسی ہو جائے گی کہ بظاہر وہ بھائی بھائی ہوں گے لیکن دلوں میں ایک دوسرے کے عداوت ہو گی' اطمینان رکھیئے کہ نہ ان لوگوں سے مراد آپ حضرات ہیں' نہ یہ وہ زمانہ ہے' یہ زمانہ وہ ہو گا جس میں خوف اور لالچ نمایاں ہوں گے اور لوگوں کا ایک دوسرے سے تعلق دنیاوی اغراض کے لیے ہو گا۔

آپ نے لکھا ہے کہ "یہ خط آپ نے محض از راہِ خیر خواہی لکھا ہے' خدارا اسے دلی خیر خواہی کے سوا کسی اور بات پر محمول نہ کیا جائے" یہ آپ نے بالکل صحیح لکھا ہے اس لیے مجھے برابر لکھتے رہیئے میں آپ حضرات (کے مفید مشوروں) سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۸۱۔ دجّالی فرقہ

"عن حذیفة بن الیمان رضی اللّٰہ عنہ : عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، سیکون فی أخر الزمان قوم یقولون : لا قدر فان مرضوا فلا تعودوھم و ان ماتوا فلا تشھدوھم فانھم شیعة الدجال وحق علی اللّٰہ عز وجل ان یلحقھم بہ۔" (مسند ابوداؤد طیالسی ص ۵۸ ج ۲)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کہا کریں گے، تقدیر کوئی چیز نہیں۔ یہ لوگ اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو، کیونکہ یہ دجال کا ٹولہ ہے، اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ ان کو دجال سے ملا دیں۔"

۸۲۔ ضروریاتِ دین کا انکار

"عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما قال: قال عمر رضی اللّٰہ عنہ : انہ سیکون ناس یکذبون بالدجال ، و یکذبون بطلوع الشمس من مغربھا و یکذبون بعذاب القبر و یکذبون بالشفاعة ، و یکذبون بالحوض ، و یکذبون بقوم یخرجون من النار بعد ما امتحشوا۔"

(عب ، ش والحارث ، ق فی البعث ، کنز ص ۳۸۸ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعد کے زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کانے دجال کو افسانہ بتلائیں گے، قربِ قیامت میں سورج کے مغرب کی جانب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، عذابِ قبر کی تکذیب کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوضِ کوثر کا انکار کریں گے اور دوزخ میں جل بھُن کر اُس سے نجات پانے والوں کا انکار کریں گے۔"

۸۳۔ انقلابِ زمانہ

"اخرج ابن جریر فی تهذیب الآثار، حدثنی ابو حمید الحمصی احمد بن المغیرة حدثنا عثمان بن سعید عن محمد بن مهاجر، حدثنی الزبیدی عن الزهری عن عروة عن عائشة رضی الله عنها وعنهم انها قالت یا ویح لبید حیث یقول:

ذهب الذین یعاش فی اکنافهم
وبقیت فی خلف کجلد الاجرب

قالت عائشة رضی الله عنها فکیف لو ادرك زماننا هذا، قال عروة رحم الله عائشة رضی الله عنها فکیف لو ادرکت زماننا هذا، ثم قال الزهری رحم الله عروة فکیف لو ادرك زماننا هذا، ثم قال الزبیدی رحم الله الزهری فکیف لو ادرك زماننا هذا، قال محمد و انا اقول رحم الله الزبیدی فکیف

لوادرك زماننا هذا قال ابوحميد قال عثمان ونحوه نقول رحم الله محمداً فكيف لو ادرك زماننا هذا، قال ابن جرير رحمه الله قال لنا ابوحميد رحمه الله عثمان فكيف لو ادرك زماننا هذا قال ابن جرير رحمه الله احمد بن المغيرة فكيف لو ادرك زماننا هذا۔ (کنز ص۸،۵،۵ ج۱۴

واخرجه عبدالرزاق فی مصنفه (۱۱/۲۴۶)، مختصراً وقال المعلق اخرجه ابن المبارک عن معمر ص ۶۰ رقم ۱۸۳)

قال العبد الضعيف الجامع: رحمهم الله جميعاً فكيف لو ادركوا زماننا هذا۔

امام زہریؒ حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ لبیدؔ کا یہ شعر پڑھا:

ذہب الذین یعاش فی اکنافہم
وبقیت فی خلف کجلد الاجرب

(وہ لوگ رخصت ہوگئے جن کے زیرِ سایہ زندگی بسر ہوتی تھی اور میں نکمے قسم کے نااہلوں میں پڑا رہ گیا ہوں)، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ لبیدؔ اپنے زمانہ والوں کے بارے میں یہ کہتا ہے، اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھ لیتا تو کیا رائے قائم کرتا، حضرت عروہؒ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتیں تو کیا کہتیں؟ امام زہری نے فرمایا، اللہ تعالیٰ عروہؒ پر رحم کرے اگر وہ ہمارے زمانے کو پاتے تو کیا کہتے؟ امام زہری کے شاگرد زبیدی نے فرمایا: اللہ تعالےٰ امام زہری پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ

دیکھتے تو کیا کہتے؟ زبیدی کے شاگرد محمد بن مہاجر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زبیدی پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ محمد بن مہاجر کے شاگرد عثمان بن سعید کہا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ محمد بن مہاجر پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے، عثمان کے شاگرد ابوحمید کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟ امام ابن جریر فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے استاذ ابوحمید پر رحم فرمائے اگر وہ ہمارا زمانہ دیکھتے تو کیا کہتے؟

ناکارہ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ ان سب پر رحم فرمائیں اگر یہ حضرات ہمارا زمانہ دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟

۸۴۔ قرآن سے شبہات

عن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه انه قال:

سیأتی ناسٌ یجادلونکم بشبهات القرآن، فخذوهم بالسنن، فان اصحاب السنن اعلم بکتاب اللّٰه"

(سنن دارمی ص ۴۹ ج ۱ ورواه نصر المقدسی فی الحجة واللالکائی فی السنة وابن عبد البر فی العلم، وابن ابی زمنین فی اصول السنة والاصبهانی فی الحجة وابن النجار، کما فی الکنز ۴/۳۷۴ وعن علی نحوه کما فی الکنز ۸/۳۰۸)

حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن (کی غلط تعبیر)

سے (دین میں) شبہات پیدا کرکے تم سے جھگڑا کریں گے، انہیں سنن سے پکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ (کے صحیح مفہوم) کو خوب جانتے ہیں۔

۸۵۔ قرآنی دعوت کا دعویٰ

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال علیکم بالعلم قبل ان یقبض و قبضہ ان یذھب باصحابہ علیکم بالعلم فان احدکم لا یدری متی یفتقر الیہ او یفتقر الی ما عندہ، انکم ستجدون اقواماً یزعمون انھم یدعونکم الی کتاب اللہ، و قد نبذوہ وراء ظھورھم فعلیکم بالعلم، و ایاکم التبدع، وایاکم والتعمق، و علیکم بالعتیق۔ (سنن دارمی ص ۵۰ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم کے اُٹھ جانے سے پہلے پہلے علم حاصل کرلو، علم کا اٹھ جانا یہ ہے کہ اہلِ علم رخصت ہو جائیں، خوب مضبوطی سے علم حاصل کرو، تمہیں کیا خبر کہ کب اس کو ضرورت پیش آ جائے یا دوسروں کو اس کے علم کی ضرورت پیش آئے اور علم سے فائدہ اٹھانا پڑے۔ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جن کا دعویٰ یہ ہوگا کہ وہ تمہیں قرآنی دعوت دیتے ہیں حالانکہ کتاب اللہ کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہوگا، اس

لیے علم پر مضبوطی سے قائم رہو، نئی اُپج، بے سود کی موشگافی اور لایعنی غور و خوض سے بچو (سلف صالحین کے) پرانے راستہ پر قائم رہو۔

۸۶۔ سنّت کے مفہوم میں مغالطہ اندازی

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ انہ قال: کیف انتم اذا لبستکم فتنة یھرم فیھا الکبیر و یربوا فیھا الصغیر اذا ترک منھا شیئ قیل ترکت السنة، (و فی روایة و یتخذھا الناس سنة، فاذا غیرت قالوا غیرت السنة) قالوا و متی ذالک؟ قال: اذا ذھبت علماءکم وکثرت جھلاءکم، وکثرت قراءکم، و قلت فقھاءکم، وکثرت امراءکم، و قلت امناءکم، و التمست الدنیا بعمل الاخرة و تفقہ لغیر الدین ۔ (رواہ الدارمی ص ۵۸ ج ۱ باب تغیر الزمان وما یحدث فیہ)

واخرج الامام مالک فی جامع الصلوٰۃ ص۱۶۱ ان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قال لانسانٍ انک فی زمان، کثیر فقھائہ، قلیل قراءہ، تحفظ فیہ حدود القرآن، وتضیع حروفہ قلیل من یسئل، کثیر من یعطی، یطیلون فیہ الصلوٰۃ و یقصرون الخطبة، یبدؤن فیہ اعمالھم قبل اھوائھم۔ و سیاتی علی الناس زمان، قلیل فقھاءہ، کثیر قراءہ، تحفظ حروف القرآن و تضیع حدودہٗ، کثیر من یسئل قلیل من یعطی، یطیلون فیہ الخطبة و یقصرون الصلوٰۃ یبدؤن فیہ اھوائھم قبل اعمالھم ؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

تھے، اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جبکہ فتنہ تم میں سرایت کر جائے گا، ادھیڑ عمر کے لوگ اسی میں بوڑھے ہو جائیں گے اور بچے جوان ہو جائیں گے اور لوگ اسی فتنہ کو سنت قرار دے لیں گے کہ اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو کہا جائے گا کہ سنّت چھوڑ دی گئی ــــ عرض کیا گیا ایسا کب ہو گا، فرمایا! جب تمہارے علمأ جاتے رہیں گے اور (پڑھے لکھے) جاہلوں کی کثرت ہو گی تم میں حرف خواں زیادہ اور فقیہ کم ہوں گے، امیر زیادہ اور دیانت دار کم ہوں گے، آخرت والے اعمال سے دنیا سمیٹی جائے گی اور بے دینی کے لیے اسلامی قانون پڑھا جائے گا۔

مؤطا امام مالک کی ایک ..... روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! تم ایسے زمانہ میں ہو جس میں فقیہ زیادہ ہیں اور قاری کم۔ اس زمانہ میں قرآن کے حروف سے زیادہ اس کی حدود کی نگہداشت کی جاتی ہے، مانگنے والے اور دینے والے زیادہ ہیں، خطبہ مختصر اور نماز لمبی ہوتی ہے، اس زمانہ میں لوگ اعمال کو خواہشات پر مقدم رکھتے ہیں اور ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فقیہ کم ہوں گے اور قاری زیادہ، قرآن کے حروف کی خوب حفاظت کی جائے گی مگر اس کی حدود کو پامال کیا جائے گا، مانگنے والوں کی بھیڑ ہو گی، لیکن دینے والے کم ہوں گے، تقریریں بڑی لمبی چوڑی کریں گے لیکن نماز مختصر

سی پڑھیں گے اور لوگ اعمال سے پہلے اپنی خواہشات کو آگے رکھیں گے۔

۸۷۔ دینی مسائل میں غلط قیاس آرائی

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: لا یأتی علیکم عام الا وھو شر من الذی قبلہ اما انی لست اعنی عاماً اخصب من عام و لا امیراً خیراً من امیر، و لکن علماءکم و خیارکم و فقہاءکم یذھبون، ثم لا تجدون منھم خلفاء، و تجئ قوم یقیسون الامر برأیھم۔
(دارمی ص ۵۸ ج ۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
تم پر ہر آئندہ سال پہلے سے بُرا آئے گا۔ میری مراد یہ نہیں کہ پہلا سال دوسرے سال سے غلہ کی فراوانی میں اچھا ہو گا، یا ایک امیر دوسرے امیر سے بہتر ہو گا، بلکہ میری مراد یہ ہے کہ تمام علماء صالحین اور فقیہ ایک ایک کرکے اُٹھتے جائیں گے اور تم ان کا بدل نہیں پاؤ گے اور (قحط الرجال کے اس زمانہ میں) بعض ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دینی مسائل کو محض اپنی ذاتی قیاس آرائی سے حل کریں گے۔

۸۸۔ جدّت طرازی کا سبب شہرت طلبی

عن یزید بن عمیرۃ...... و کان من اصحاب

معاذ رضی اللہ عنہ قال: کان لا یجلس مجلساً للذکر حین یجلس الا قال: اللہ حکم قسط ھلک المرتابون قال معاذ بن جبل یوماً ان من وراشکم فتناً، یکثر فیھا المال، و یفتح فیھا القرآن حتی یاخذ المؤمن والمنافق والرجل والمرأۃ والکبیر والصغیر والعبد والحر فیوشك قائل ان یقول: ما للناس لا یتبعونی وقد قرأت القرآن، ما ھم بمتبعیّ حتی ابتدع لھم غیرہ فایاکم و ما ابتدع فان ما ابتدع ضلالۃ، و احذرکم زیغۃ الحکیم فان الشیطان قد یقول کلمۃ الضلالۃ علیٰ لسان الحکیم، و قد یقول المنافق کلمۃ الحق قال: قلت لمعاذ (رضی اللہ عنہ) ما یدرینی — رحمك اللہ — ان الحکیم قد یقول کلمۃ الضلالۃ و ان المنافق قد یقول کلمۃ الحق قال بلیٰ — اجتنب من کلام الحکیم المشتھرات (و فی روایۃ المشتبھات) التی یقال لھا ما ھذہ؟ ولا یثنینك ذالك عنہ فانہ لعلہ یراجع وتلقّ الحقّ اذا سمعتہ فانّ علی الحق نوراً۔ (ابوداؤد ص ۶۳۳)

یزید بن عمرہؒ، جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے، فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی وعظ کے لیے بیٹھتے یہ کلمہ ضرور فرماتے "اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا ہے، شک میں پڑنے والے ہلاک ہوئے"۔ ایک....... دن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے بعد بہت سے فتنے پیدا ہوں گے اس زمانہ میں مال بہت

ہو گا' اور قرآن (ہر ایک کے لیے) کھلا ہوا ہوگا جس
سے مؤمن بھی دلیل پکڑے گا اور منافق بھی'
مرد بھی دلیل پکڑے گا اور عورت بھی' بڑا بھی
اور چھوٹا بھی' غلام بھی اور آزاد بھی'۔ بعید نہیں کہ کوئی
کہنے والا یہ کہے : کیا بات ہے؟ میں نے قرآن پڑھ لیا
پھر بھی لوگ میری پیروی نہیں کرتے؟ لوگ میری پیروی
نہیں کریں گے جب تک کہ میں ان کے سامنے کوئی نئی
بات پیش نہ کروں۔ (حضرت معاذ نے فرمایا) پس (دین
میں) جدت طرازی سے بچتے رہنا! کیونکہ ایسی جدت (نئی
بات) گمراہی ہے اور میں تمہیں عالم کی لغزش سے
ڈراتا ہوں کیونکہ شیطان کبھی گمراہی کی بات عالم کے
منہ سے بھی نکلوا دیتا ہے' اور کبھی منافق آدمی بھی
سچی بات کہہ سکتا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے
کہا حضرت مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ صاحبِ علم نے گمراہی
کی بات کہی اور منافق کے منہ سے کلمۂ حق نکلا (آخر
حق و باطل کی شناخت کا معیار کیا ہوگا؟) فرمایا : ہاں
(میں بتلاتا ہوں) صاحبِ علم کی ایسی مشتبہ بات سے
پرہیز کرو جس کے بارے میں (عام اہلِ علم کی جانب
سے کہا جائے "یہ کیا بات ہوئی؟" (ایسی صورت میں
سمجھ لو کہ یہ بات غلط ہے)، لیکن صرف اس غلطی کی بنا
پر تمہیں اس سے برگشتہ نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ شاید
وہ اپنی غلطی سے رجوع کرلے۔ (اں حق واضح ہو جانے
کے بعد بھی وہ اپنی غلطی پر اصرار کرے تو ایسا شخص

سنو، اسے قبول کر لو، کیونکہ حق پُرنور ہوتا ہے۔

۸۹۔ قرآن کے محکمات سے اعراض اور متشابہات کی تلاش

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت : قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ھُوَ الَّذِیْ انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمات ، و قرأ الیٰ ۔ وما یذکر الا اولوا الالباب؛ قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیت — و عند مسلم رأیتم — الذین یبتغون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سماھم اللہ فاحذروھم ۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت[۱]: ھو الذی انزل علیک الکتاب .... اولوا الالباب تک پڑھی پھر ارشاد فرمایا کہ، جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے "محکمات" کو چھوڑ کر "متشابہات" کی تلاش میں ہیں تو سمجھ لو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں (اس طرح) کیا ہے (کہ ان کے دل میں کجی ہے) پس ان سے الگ رہو۔

---

[۱] پوری آیت یہ ہے: ھو الّذی انزل علیک الکتاب منہ اٰیات محکمات ھن امّ الکتاب و اخر متشابھات، فامّا الّذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ، وما یعلم تاویلہ الّا اللہ، والرّاسخون=

۹۰: شکم سیری اور غباوت کا نتیجہ، انکارِ سنت

عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انی اوتیت القرآن و مثلہ معہ، الا یوشک رجل شبعان علیٰ اریکتہ یقول: "علیکم بہٰذ القرآن" فما وجدتم فیہ

= گزشتہ سے پیوستہ: فی العلم یقولون اٰمنا بہٖ کلٌّ من عند ربّنا وما یذّکّر الّا اولوالالباب۔ (آل عمران: ۷) ترجمہ: وہ (اللہ تعالیٰ) ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو جس میں کا ایک حصہ وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں (یعنی ان کا مطلب ظاہر ہے) اور یہی آیتیں اصلی مدار ہیں (اس) کتاب (یعنی قرآن) کا (یعنی غیر ظاہر المعنی کو بھی ان ہی ظاہر المعنی کے موافق بنایا جاتا ہے) اور دوسری آیتیں ایسی ہیں جو کہ مشتبہ المراد ہیں (یعنی ان کا مطلب خفی ہے خواہ بوجہ مجمل ہونے کے، خواہ کسی نص ظاہر المراد کے ساتھ معارض ہونے سے) سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کے اسی حصہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں جو مشتبہ المراد ہے (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس (مشتبہ المراد) کے غلط مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے (تاکہ اپنے غلط عقیدہ میں اس سے مدد حاصل کریں) حالانکہ اس کا (صحیح) مطلب بجز حق تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا (یا اگر وہ خود قرآن یا حدیث کے ذریعہ سے صراحتاً یا اشارتاً بتلا دیں تو بس اسی قدر دوسروں کو بھی خبر ہو سکتی ہے زیادہ معلوم نہیں ہو سکتا) اور (اسی واسطے) جو لوگ علم (دین) میں پختہ کار (اور فہیم) ہیں۔ وہ (ایسی آیتوں کے متعلق) یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر

من حلال فاحلوه، وما وجدتم فيه من حرام فحرموه، وان ما حرم رسول الله (صلی الله علیه وسلم) کما حرم الله۔ الحدیث۔

(رواہ ابوداؤد والدارمی نحوہ وکذا ابن ماجہ مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۹)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! مجھے قرآن بھی دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی طرح کی (واجب الاطاعت وحی) اور بھی (دی گئی ہے، جسے "سنّت" کہا جاتا ہے) آگاہ رہو! عنقریب کوئی پیٹ بھرا اپنے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے (جو تکبر کی علامت ہے) متکبرانہ (انداز میں) کہے گا: لوگو! صرف اس قرآن ہی (پر عمل) کو لازم سمجھو، جو چیز تمہیں اس میں حلال ملے بس اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام ملے اسی کو حرام سمجھو، (قرآن فہمی کے لیے سنت سے مدد نہ لو) حالانکہ (موٹی بات ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حلال وحرام اور جائز وناجائز کا جو فیصلہ فرماتے ہیں

گزشتہ سے پیوستہ: (اجمالاً) یقین رکھتے ہیں، سب (آیتیں ظاہر المعنیٰ بھی اور خفی المعنیٰ بھی) ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں (پس ان کے جو معنیٰ اور مراد واقع میں ہوں وہ حق ہیں) اور (نصیحت کی بات کو) وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو کہ اہلِ عقل ہیں (یعنی عقل کا مقتضا بھی یہی ہے کہ مفید اور ضروری بات میں مشغول ہو مضر اور فضول قصے میں نہ لگے۔)

(بیان القرآن از حضرت حکیم الامت تھانویؒ)

وہ بحکمِ الٰہی ہوتا ہے اس لیے آپ) نے جس چیز کو حرام ٹھہرایا وہ بھی اسی طرح (واجب الاحتراز) ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کی حرام ٹھہرائی ہوئی چیز۔ (مگر تحجر اور غباوت کی وجہ سے اتنی موٹی بات کو نہیں سمجھے گا۔)

۹۱۔ دین کے معاملے میں رشوت

عن معاذ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا العطایا ما دام عطاء، فاذا صار رشوۃ علی الدین فلا تاخذوہ و لستم بتارکیہ، یمنعکم الفقر و الحاجۃ، الا ان رحی الاسلام دائرۃ، فدوروا مع الکتاب حیث دار، الا ان الکتاب و السلطان سیفترقان فلا تفارقوا الکتاب، الا انہ سیکون علیکم امراء یقضون لانفسہم مالا یقضون ان عصیتموہم قتلوکم، و ان اطعتموہم اضلوکم، قالوا: یا رسول اللہ! کیف نصنع؟ قال کما صنع اصحاب عیسیٰ بن مریم، نشروا بالمناشیر و حملوا علی الخشب، و موت فی طاعۃ اللہ خیر من حیوۃ فی معصیۃ اللہ۔ (رواہ الطبرانی

کما فی مجمع الزوائد ص ۲۲۸، ج ۵، و ابن عساکر نحوہ عن ابن مسعود کما فی الکنز ۲۱۶/۱۵)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: ہدیہ اسی وقت تک قبول کر سکتے ہو جب تک کہ وہ ہدیہ رہے، لیکن جب "وہ دین کے معاملہ میں رشوت" بن جائے تو

اسے قبول نہ کرو مگر (ایسا نظر آتا ہے) کہ تم (امت کے عام لوگ)، اسے چھوڑو گے نہیں کیونکہ فقر اور ضرورت تمہیں مجبور کرے گی۔ آگاہ رہو! کہ اسلام کی چکی بہرحال گردش میں رہے گی، اس لیے کتاب اللہ جدھر چلے اس کے ساتھ چلو، (اسے اپنی خواہشات کے مطابق نہ ڈھالو)۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور حاکم جدا جدا ہو جائیں گے، پس تم کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا، آگاہ رہو! کہ عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو اپنے لیے وہ تجویز کریں گے جو دوسروں کے لیے تجویز نہیں کریں گے، تم اگر ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کریں گے اور اگر فرمانبرداری کرو گے تو (بے دینی کے سبب) تمہیں گمراہ کریں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (ایسی صورت میں) ہمیں کیا طرزِ عمل اختیار کرنا چاہیئے؟ فرمایا: وہی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا کہ انہیں آروں سے چیرا گیا، سولی پر لٹکایا گیا (مگر وہ دین پر قائم رہے) اور اطاعتِ الٰہی میں جان دے دینا معصیت کی زندگی سے (بدرجہا) بہتر ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تصنیفات

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد اول:۔ عقائد' اجتہاد و تقلید' محاسن اسلام' غیر مسلم سے تعلقات' غلط عقائد رکھنے والے فرقے' جنت و دوزخ' توہم پرستی

جلد دوم:۔ وضو کے مسائل' غسل و تیمم' پاکی سے متعلق عورتوں کے مسائل' نماز کے مسائل' جمعہ و عیدین کی نماز

جلد سوم:۔ نماز تراویح' نفل نمازیں' میت کے احکام' قبروں کی زیارت' ایصال ثواب' قرآن کریم' روزے کے مسائل' زکوۃ کے مسائل' منت و صدقہ

جلد چہارم:۔ حج و عمرہ کے مسائل' قربانی' عقیقہ' حلال اور حرام جانور' قسم کھانے کے مسائل

جلد پنجم:۔ شادی بیاہ کے مسائل' طلاق و خلع' عدت' نان و نفقہ' عائلی قوانین

جلد ششم:۔ تجارت یعنی خرید و فروخت اور محنت و اجرت کے مسائل' قسطوں کا کاروبار' قرض کے مسائل' وراثت اور وصیت

جلد ہفتم:۔ نام' تصویر' داڑھی' جسمانی وضع قطع' لباس' کھانے پینے کے شرعی احکام' والدین' اولاد اور پڑوسیوں کے حقوق' تبلیغ دین' کھیل کود' موسیقی ڈانس خاندانی منصوبہ بندی' تصوف

جلد ہشتم:۔ پردہ' اخلاقیات' رسومات' معاملات' سیاست' تعلیم اور اوراد و ظائف' جائز و ناجائز' جہاد اور شہید کے احکام

ذریعہ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)
ذریعہ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)
حسن یوسف جلد اول
حسن یوسف جلد دوم (زیر طبع)
حسن یوسف جلد سوم (زیر طبع)
شخصیات و تاثرات
اطیب النغم

سیرت عمر بن عبدالعزیز
رسائل یوسفی
شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم
اختلاف امت اور صراط مستقیم مکمل
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں
نشر الطیب (حضرت تھانویؒ)

ناشر۔ عتیق الرحمان مکتبہ لدھیانوی

جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا نصیر آباد بلاک ۱۴ کراچی

ملنے کا پتہ: دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷

نوٹ:۔ جو حضرات کتابیں مفت تقسیم کروانا چاہتے ہوں وہ ادارہ سے رجوع کریں۔ خصوصی رعایت ہوگی